بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَوْطُ الحق

براصلِ نام نہاد کلمہ حق

نوٹ

کتب فروش میثم رضوی نے کلمہ حق شمارہ ۱۲ص ۴۸ پر لکھا ہے کہ ''درحقیقت ہم دیوبندیوں کی ''نقل'' نہیں بلکہ ''اصل'' مار رہے ہیں جس کی شدت سے یہ چلا رہے ہیں'' میثم کی ''اصل'' سے جو بھی مراد ہے ہمارا یہ سوط اسی ''اصل'' پر مارا گیا ہے اگر میثم کی ''اصل'' اس قہر سے جل گئی ہے تو وہ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں ہم ایسے رضاخانیوں کو جانتے ہیں جنکی ''نقل'' اور ''اصل'' دونوں برائے فروخت ہیں۔

احمد رضا خان بریلوی نے کلین شیو کو زنانہ ہیجڑا لکھا ہے (لمعۃ الضحی ص ۵۹) اور میثم بھی کلین شیو ہے، لہذا ''قوم لوط کا یہ لونڈا'' اور ہیجڑوں کے قومی مرکز مسلم کتابوی لاہور کا یہ کتب فروش جہاں بھی ملے اسے یہ رسالہ بالکل مفت ہماری طرف سے ہدیہ کر دیا جائے۔

رسالہ ہدیہ کرنے والا اپنا نام اس خانہ میں لکھ سکتا ہے..........................

شائع کردہ ادارہ تحفظ ناموس اکابر اہل السنۃ والجماعۃ

رضاخانیت کے بارے میں ہر قسم کی معلومات کیلئے وزٹ کریں:

www.RazaKhanimazhab.weebly.com-www.HaqForum.com

نام نہاد کلمہ حق کی انتظامیہ کو...... دعوتِ مناظرہ

میثم رضوی کہتا ہے کہ میں نے دیوبندیوں کی اصل ماردی ہے کہ جس کی وجہ سے ان کی چیخیں نکل رہی ہیں جبکہ شان اسلم عطاری کہتا ہے کہ عقل و اخلاقیات سے پیدل ابوایوب قادری۔ ہم ان دونوں بدمعاشوں کو کہتے ہیں کہ اگر وہ اتنے ہی بڑے محقق ہیں کہ انہوں نے دیوبندیت کی چیخیں نکال دی ہیں تو ہم انہیں مناظرے کی دعوت دیتے ہیں اس شرط پر کہ ان کی مجلس تحقیق میں شامل رضاخانی مولوی اس بات کی ضمانت دے دیں کہ میثم یا شانِ رضا کی جیت وشکست ہماری فتح و شکست تصور کی جائیگی اس کے جواب میں ہم بھی انشاءاللہ نورسنت، راہ سنت میں سے جسکا میثم کہے گا اُس مناظر سے لکھواکر لیکر آئیں گے، اگر میثم اشرف آصف جلالی سے لکھوا کرلے آئے تو ہم انشاءاللہ مولانا گھمن صاحب سے اپنا وکالت نامہ لکھواکر لانے کیلئے تیار ہیں۔ ہماری طرف سے کلمہ حق کی انتظامیہ کو تمام مختلف فیہ امور میں فیصلہ کن بات چیت کیلئے یہ ایک مصلحانہ دعوت نامہ ہے۔ امید ہے کہ ہماری اس پیش کش کا وہ مثبت جواب دیں گے بصورت دیگر ان کی خاموشی اس بات کی غمازی ہوگی کہ ''اصل'' دیوبندیوں کی نہیں بلکہ رضاخانیوں کی ماردی گئی ہے اور اخلاقیات و عقل سے پیدل دیوبندی نہیں بلکہ یہ رضاخانی ہیں۔

ضروری وضاحت

میثم رضوی نے بنام ابومعایہ حشــمتــی کے حاشیہ سے اپنے مولوی عبدالستار مصروف بروزن ''مفعول'' کی ایک کتاب **''داڑھی والی دلہن''** شائع کی ہے اس کے علاوہ اسی مصروف بروزن مفعول کی ایک اور کتاب **''گستاخ رسول گروہ کے سیکسی ملاں Sexy Mulla''** ہے جو کہ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات انڈیا سے چھپی ہے اول الذکر کتاب میں معاذ اللہ دیوبندی مسلک کے اکابر علماء مثلاً مولانا نانوتوی صاحبؒ اور حضرت گنگوہی صاحبؒ کے بارے میں کہا گیا کہ وہ لونڈے باز ہیں استغفراللہ نقل کفر کفر نہ باشد جبکہ ثانی الذکر کتاب میں دیوبندی مسلک کے جید علماء کو سیکسی مولوی کا لقب دیا گیا ہے العیاذ باللہ لہٰذا میثم ہی کے اصول کے تحت اگر اس رسالے میں اس قسم کے الفاظ ان کے متعلق یا ان کے اکابر کے متعلق آجائیں تو انہیں غصہ نہیں ہونا چاہیئے۔ داڑھی والی دلہن کا جواب سننے میں آیا ہے کہ **''بریلی کا ننگا پوپ''** کے نام سے جلد ہی منظر عام پر آنے والی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

مختصر فہرست

اداریہ

اہل حق کی عظیم فتح!!!

قارئین اہلسنت! لاہور کے ایک کلین شیو بریلوی دھرم کے دلال مسلم کتابوی لاہور کے کتب فروش گناہوں کے آلے (اس کے نام کا مطلب) میثم عباس رضوی کی دشنام طرازیوں، الزام تراشیوں، کذب بیانیوں کے جواب میں لاہور ہی سے ایک رسالہ "سیف حق" کے نام سے شائع کیا گیا تھا۔ رسالے کا شائع ہونا تھا کہ میثم اور اس کی مجلس مشاورت میں شامل رضاخانی مشرک بدعتی مولویوں کی نیندیں حرام ہوگئیں چنانچہ میثم کو پہلا جھٹکا ہی یہ لگا کہ مجلس مشاورت میں شامل لوگوں نے پہلی فرصت میں اپنے نام رسالے پر سے ہٹا دئے اور آج تک ایسے غایب ہیں جیسے تین سال کی عمر میں احمد رضا خان بریلوی کی شلوار طوائفوں کے سامنے غائب رہتی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد "قہر حق" نامی رسالہ شائع کیا گیا جس نے میثم اور اس کے دھرم کے بدبودار تابوت میں آخری کیل کا کام کیا اور اس کی اشاعت کے بعد میثم اور اس کے دھرم میں کہرام مچ گیا میثم کا وہ رسالہ جو "سہ ماہی" تھا اب "سات (۷) ماہی"، آٹھ ۸ ماہی ہوگیا، وہ رسالہ جسکے ابتدائی شماروں میں بڑے فخر سے حنیف قریشی، کاشف اقبال، کمپوڈر محمد عمر، وسیم رضوی، کے مضامین آتے اب حالات بایں جا رسید کہ سات آٹھ ماہ کے طویل عرصہ میں بھی میثم کو اپنے رسالے میں بریلوی دھرم کا کوئی مایہ ناز مناظر و عالم مضمون نہیں دیتا میثم بیچارے کو قریبا سارا رسالہ اپنے مضامین سے بھرنا پڑتا ہے اب کچھ عرصے سے ایک نیا لونڈا شانِ رضا قادری کے نام سے ملا ہے (اس کا آپریشن آگے آرہا ہے) وہ بھی شائد اس لئے کہ یہ موصوف اپنی ویب سائٹ پر میثم کے مضامین لگا دیتا ہے اور میثم اس کی تحریر اپنے رسالے میں لگا کر تنخواہ برابر کر دیتا ہے۔

سیفِ حق کی مار سے بریلوی دھرم پر کیا بیتی اس کا ازالہ کرنے کیلئے اور اپنے حواریوں کو تسلی دینے کیلئے اس کو اپنے رسالے میں یہ اعلان لگوانا پڑا:

ضروری اعلان

کلمہ حق کا اگلا شمارہ خصوصی شمارہ ہوگا جو کہ کلمہ حق کے جواب میں

دیوبندیوں کے دجل وفریب کے مجموعے "**سیف حق**" کے منہ توڑ جواب

پر مبنی ہوگا انشاء اللہ تعالی یہ شمارہ کم وبیش ۲۵۰ سے ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگا جس میں دیوبندیوں کی ایسی درگت بنے گی جسے انشاء اللہ وہ کبھی نہیں بھولیں گے اس خصوصی شمارہ کی قیمت ۱۰۰ سے ۱۲۰ روپے تک متوقع ہے قارئین نوٹ فرمالیں (رضوی (کلمہ باطل ش ۸ ص ۴۸)

مگر ہائے!!!

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پر دم نکلے
بہت ارمان نکلے مگر پھر بھی کم نکلے

۲۶ جنوری ۲۰۱۲ کو شائع ہونے والے اس اعلان سے لیکر اب شمارہ ۱۲ جنوری ۲۰۱۴ تک دوسال کا عرصہ گزر گیا **سیف حق** کا جواب نہ آیا اور نہ ان شاء اللہ آئے گا۔اب نئے شمارے میں اس قرض سے جان چھڑانے کیلئے یہ شوشہ چھوڑ دیا:

لہذا مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی **صاحب** کے اصول کے مطابق ترجمہ کنز الایمان نمبر کے متعلق ۲ جھوٹ شائع کرنے والا دشنام باز دیوبندی ٹولہ ناقابل اعتبار اور مجرم قرار دیا گیا اور ان کی طرف سے شائع کردہ **راہ سنت**،**سیف حق**،**قہر حق**،**نور سنت** اور اہل سنت کے رد میں شائع کی گئی تمام کتابیں ناقابل اعتبار ٹھریں (کلمہ حق شمارہ ۱۲ ص ۶۶۔۶۷)

واہ دشنام باز،قوم لوط کے مفرور......(خالی جگہ میثم خود بھرلے) اگر قہر حق اور سیف حق کا جواب ان چند سطروں ہی میں تھا تو ۳۰۰ صفحوں پر مشتمل جو تو نے سیف حق کا ''**جواب غائب**'' شیعوں کے بارہویں امام کی طرح دیا ہے کیا اس میں نواب کلب علی خان کے پلنگِ خاص پر احمد رضا خان کی لوٹی گئی عزت کا ''**مرثیہ**'' پڑھا ہے؟ حنیف قریشی،طالب الرحمٰن کو کہتا ہے کہ اقتدار نعیمی ہمارا معتبر عالم نہیں اس کا حوالہ پیش مت کرو

تو کیا فرماتے ہیں کلمہ حق کے مشیر حنیف قریشی صاحب کہ غیر معتبر عالم کا حوالہ اگر دینا درست نہیں تو غیر معتبر کتاب کا جواب ۳۰۰ صفحات پر دینا کیسے درست ہو گیا؟ بینوا توجروا

میثم کی خود اپنی اس تحریر کا اعتبار نہیں

میثم نے اپنی اس تحریر میں شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ کو ''**صاحب**'' لکھا اور مولوی احمد رضا خان لکھتا ہے کہ: دیوبندی وہابی کو **مولانا صاحب** لکھنا کفر ہے (الطاری الداری

ص۳۴) گویا میثم نے دیوبندی کو صاحب لکھ کر کفر کیا، اور حشمت علی رضوی بھگوڑا استاذ المغلطات لکھتا ہے:

”مولویان وہابیہ دیوبندیہ خود اپنے ہی عین اسلام تقویت الایمان کے فتوے سے مشرک و کافر ہوگئے لہذا براۃ الابرار کتاب ساری کی ساری مردود و نامعتبر ہوگئی“۔(کلمہ باطل ش۹ص۵)

لہذا میثم جب تو خود کافر ہوگیا تو تیرے حشمت علی کے اس اصول کے تحت تیری اپنی اس تحریر سمیت جملہ تحریرات مردود و نامعتبر ہوگئی۔اسے کہتے ہیں نہلے پہ دہلا

میثم رضوی کذاب کے اپنے ۲ جھوٹ

دوسروں کو جھوٹا کہنے والا انٹرنیشنل کذاب میثم رضوی رافضی نے خود کیا کیا جھوٹ بولے ملاحظہ ہوں:

جھوٹ نمبر۱

ضروری اعلان

کلمہ حق کا اگلا شمارہ خصوصی شمارہ ہوگا جو کہ کلمہ حق کے جواب میں دیوبندیوں کے دجل وفریب کے مجموعے ”سیف حق“ کے منہ توڑ جواب پر مبنی ہوگا انشاء اللہ تعالی یہ شمارہ کم وبیش ۲۵۰ سے ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگا جس میں دیوبندیوں کی ایسی درگت بنے گی جسے انشاء اللہ وپ کبھی نہیں بھولیں گے اس خصوصی شمارہ کی قیمت ۱۰۰ سے ۱۲۰ روپے تک متوقع ہے قارئین نوٹ فرمالیں (رضوی) (کلمہ باطل ش۸ص۴۸)

اس اعلان کے بعد **شمارہ نمبر۹ خصوصی شمارہ** ہونا چاہئے تھا مگر دوسال گزر گئے شمارہ نمبر۱۲ آگیا یہ شمارہ نہ آیا۔کیا یہ میثم کا بدترین جھوٹ نہیں؟ **لعنة الله على الكاذبين**

جھوت نمبر۲: میثم رافضی لکھتا ہے:

”جوں ہی مجموعہ رسائل شیر بیشہ اہل سنت کی تکمیل سے فرصت ملی کلمہ حق کا خصوصی شمارہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کردیا جائے گا انشاء اللہ تعالی خصوصی شمارے کا بھی بہت سا کام ہوچکا ہے(کلمہ باطل شمارہ۹ص۹۶)

مگراب تازہ شمارے میں کہتا ہے:

دیوبندیوں کی دھینگا مشتی کا حاصل مطالعہ راقم کے پاس محفوظ ہے جو

''مجموعہ رسائل مولانا حشمت علی لکھنوی'' (تخریج وحواشی) کی تکمیل کے بعد پیش کردیا جائے گا جس سے یقیناً ان کی طبعیت صاف ہوجائے گی ان شاءاللہ تعالی (کلمہ باطل شمارہ ۱۲ کا بیک ٹائٹل پیج کا اندرون والا صفحہ)

شمارہ ۹ میں کہا کہ رسائل شیر بیشہ کے بعد خصوصی شمارہ سیف حق کے جواب میں آئے گا مگر شمارہ ۱۲ میں کہتا ہے کہ ان رسائل کے بعد دیوبندیوں کی دھینگا مشتی آئے گی۔تف ہے اس کذاب پر اس قدر حواس باختہ ہو چکا ہے کہ خود بھی پتہ نہیں ہوتا کہ لکھ کیا رہا ہوں؟

یہ بھی نوٹ کریں کہ شمارہ ۸ میں کہا کہ اگلا شمارہ خصوصی ہوگا مگر اگلے شمارے میں کہتا ہے کہ رسائل کے بعد شمارہ آئے گا یہ ایک اور مستقل جھوٹ پھر اس کے بھی دیکھیں پہلے کتاب کا نام لکھا ''مجموعہ رسائل شیر بیشہ اہل سنت'' اب لکھ رہا ہے ''مجموعہ رسائل مولانا حشمت علی لکھنوی'' یہی حرکت کسی اور سے سرزد ہوتی تو فوراً جھٹ سے مضمون لکھ لیتا کہ نیا جھوٹ پہلے نام کوئی اور بتایا اب نام کوئی اور بتا رہا ہے۔اب ذرا فتوی بھی سن لو مولوی اجمل سنبھلی لکھتا ہے:

> مسلمانو! یہ مولوی منور علی وہی **کاذب** و**مفتری** ہے......اس شخص کو **جھوٹ** بولتے ہوئے شرم نہیں آتی انتہائی افترا کرتے ہوئے حیا **معلوم** نہیں ہوتی تو **ایسے شخص** کے **اہتمام** سے چھپوائی ہوئی کتاب غایۃ المامول کا **کون اعتبار کرے** اس کی کسی بات پر کس طرح **اعتماد** ہو اس کا کوئی قول کیسے **قابل استناد** ہو''۔(ردشہاب ثاقب ص ۴۸)

یہ وہی اجمل سنبھلی ہے جسے میثم ، مناظر اجل قاطع دیوبندیت حضرت مولانا مفتی محمد اجمل سنبھلی (کلمہ باطل ش ۱۲ ص ۶۷) لکھتا ہے لہٰذا تیرے اس اجمل سنبھلی کے اس اصول کے تحت تیرے اہتمام سے چھاپی گئی اور لکھی گئی تمام کتابیں نامعتبر اور اعتماد کے قابل نہ رہیں۔لو جی میثم ہم نے خصوصی شمارہ اور دیوبندیوں کی دھینگا مشتی چھپنے سے پہلے ہی اس کا جواب دے دیا۔اسے کہتے ہیں کرامت

شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے	دیوار آہنی پر حماقت تو دیکھئے (کلمہ باطل)

میثم شرم تجھ کو مگر نہیں آتی !!!

جہاں تک دیوبندیوں کی دھینگا مشتی کا سوال ہے اور تیرا مماتی حیاتی یا عمار خان ناصر کا حوالہ دینا تو پہلے تو ان کو دیوبندی اپنے مسلک کا تسلیم ہی نہیں کرتے اگر تو انہیں دیوبندی قرار دیتا ہے تو طاہر

القادری،فرقہ سیفیہ اقتدار نعیمی ساقی،وغیرہم ان سب کی ذمہ دار بھی برسرعام لو۔
نیز تیرا یہ کہنا بھی جھوٹ ہے کہ جس میں مختلف مسائل پر ہونے والے اختلاف پر کتاب لکھی ہے۔ اس میں مسائل پر نہیں کفر و ایمان، نبی کریم ﷺ کی گستاخی پر ہونے والی تمہاری ایک دوسرے پر فتوی بازی کا تاریخی و لاجواب ریکارڈ ہے۔ کیا تیرے مذہب میں ایمان و کفر، نبی کریم ﷺ کی گستاخی کیا مختلف فیہ مسائل ہیں؟ میثم اتنی آسانی سے تیری جان نہیں چھوٹنے والی، ہمت ہے تو اس کتاب کا اپنے مسلک کے کسی جید عالم دین سے جواب لکھوا کر لاو، تمہارے مولوی تو سارے نقاب اوڑھے گھروں میں گھسے بیٹھے ہیں اور تجھ جیسے مخنث کو آگے کر دیا کہ اگر کوئی مٹی پلید بھی کر رہا ہو تو ہم کہہ دیں گے کہ ہمارے مسلک کا معتبر آدمی نہیں تھا۔ میثم تو شوق سے دیوبندیوں کی دھینگا مشتی لا کسی نے منع نہیں کیا مگر یہ دھینگا مشتی ''دست و گریبان'' کا جواب کیسے ہو گئی؟ مثال کے طور پر سمجھو، تیرے رسالے کا نائب مدیر یوسف رضوی قصائی ٹوکا (حضرت قادری صاحب اس آدمی کے گاوں تک گئے تھے اسے مناظرے کیلیئے للکارتے رہے مگر یوسف صاحب اپنا ٹوکا لئے گھر میں بیٹھے شائد بچوں کا ختنہ کرنے میں مصروف تھے سامنا کرنے کی جرات نہ ہو سکی) اپنے رسالے کلمہ باطل کے مدیر کلین شیو میثم رضوی کو کتا مردود یہودی کافر گستاخ مخنث ثابت کر دے اس کے جواب میں میثم کہے کہ حنیف قریشی کو بھی تو طاہر القادری نے یہی کچھ کہا ہے شرم تم کو نہیں آتی!!! رضوی صاحب جو مجھے کہہ رہے ہو؟ تو رضوی کہے گا کہ بے شک کہا ہو میری بلا سے وہ جانے طاہر القادری جانے مگر تجھے جو میں نے گستاخ ثابت کیا اس کا جواب کیا تو نواب کلب علی خان کے پلنگ پر لیٹ کر دے گا؟ ایک اور مثال سے سمجھو نواب کلب علی خان کی بلبل احمد رضا خان بریلوی نے داڑھی منڈوانے والے کو مخنث زنانہ لکھا ہے اور کئی فتوے اس پر لگائے ہیں جس کی تفصیل آگے تو پڑھ لے گا اب اس کے جواب میں میثم کسی دیوبندی عالم کا فتوی لے آئے اور کہے کہ دیکھو وہ بھی داڑھی منڈانے والے کو فاسق کہتا ہے اور دیکھو غامدی داڑھی منڈا ہے تو ہماری بلا سے غامدی بھی لعنتی ہے مگر احمد رضا خان کے فتوے سے جو تو مخنث یہودی، ملعون وغیرہ وغیرہ ثابت ہو گیا اس کا جواب کون دیگا؟
تو میثم جناب! شوق سے دھینگا مشتی لائیں مگر کسی مسلکی معتبر آدمی کو غیرت بھی دلائیں کہ وہ اس کتاب کا جواب بھی لکھے۔

اصل کس کی ماردی گئی ہے؟

میثم رافضی لکھتا ہے:

درحقیقت ہم نے دیوبندیوں کی نقل نہیں بلکہ اصل مار رہے ہیں جس کی شدت سے یہ چلا رہے ہیں اوراس طرح کی باتیں بک رہے ہیں
(کلمہ باطل ص۴۸ ش۱۲)

قارئین کرام! آپ سب دیکھ رہے ہیں پڑھ چکے ہیں اور پڑھ رہے ہیں اور پڑھیں گے کہ کس طرح دیوبندیوں نے میثم کے چہرے کی طرح بالوں سے صاف اس کی **''اصل''** ماردی ہے چیخیں تو تیری نکل رہی ہیں سیف حق ،قہر حق نے ایسی چیخیں نکالیں کہ جواب دینے کا اعلان کیا مگر جواب نہ ہوسکا،تُو جن دیوبندی علماءکو اپنے ہر رسالے میں گالیاں دے رہا ہے وہ تو تجھے منہ لگانے تک کیلئے تیار نہیں ،اگر کہیں اپنے رسالے میں تیرا یا تیرے رسالے کا حوالہ دینا بھی پڑ جائے تو تیرا نام تک لینا گنوارا نہیں کرتے جب کہ تو نے اپنے ہر رسالے کو ان پر سب وشتم سے بھرا ہوا ہے رسالہ پڑھ کر ہر کوئی اندازہ لگا سکتا ہے کہ تیری کیسی چیخیں نکل رہی ہیں راہ سنت پر پابندی لگے ہوئے بھی دوسال سے زائد عرصہ بیت چکا ہے مگر اس کے ایک مضمون کا جواب دینے پر مشتمل ایک اعلان تجھے اپنے تازہ شمارہ ۱۲ اص ۴ پر لگانا پڑا۔گویا راہ سنت اب بھی تیری چیخیں نکال رہا ہے۔سارا رسالہ تو نے راہ سنت ۔نور سنت اور گھمن صاحب پر دشنام طرازیوں سے بھرا ہوا ہے جبکہ وہ تجھ پر تھوکنا بھی گنوارا نہیں کرتے جس سے تیری مزید چیخیں نکل جاتی ہیں اور ان چیخوں کا مداوا اگلے شمارے میں مزید گالیاں دے کر کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔دیوبندیوں کے رسالے میں آج بھی ان کے مسلک کے مناظرین وعلماء واکابر مضامین فخر سے لکھ کر دے رہے ہیں ،جبکہ دوسری طرف اپنی حالت دیکھ کہ اپنے مسلک کے وہ مولوی بھی جن کے مضامین پہلے چار شماروں میں آئے تھے اب تجھے منہ تک لگانے کو تیار نہیں ۔تجھ میں اگر رتی برابر غیرت ہوتی تو ملفوظات کے جواب میں تیرے مضمون کا جو منہ توڑ جواب دیا گیا اس کا جواب دیتا،سیف حق کا جواب دیتا قہر حق کا جواب دیتا اور اب اس سوط الحق کا جواب بھی تجھ پر تا قیامت ادھار،تو تو دیوبندیوں کی اصل مار کر چیخیں نکالنے کا دعویدار ہے مگر حشمت علی خان کی داشتہ! دیوبندی تو تیری اصل ایسے مار رہے ہیں کہ تجھے چیخ نکالنے کا بھی موقع نہیں مل رہا۔

قہر حق کی مار

قہر حق میں لکھا گیا تھا کہ دافع الاوہام نامی کتاب میثم نے چھاپنے کیلئے دی اوراس میں اللہ تعالیٰ کو

حاضر ناظر کہا گیا یہ اس مذہب میں کفر ہے (قہر حق ص ۱۳۱ ملخصا) بجائے اس کفر سے توبہ کرنے کے میثم نے نئے شمارے میں یہ لکھ دیا:

ضروری نوٹ: کتابوں پر تبصرہ تنگی وقت کی بنا پر اہلسنت کے قلم کاروں سے حسن ظن رکھتے ہوئے سرسری نظر کے مطالعہ کے بعد کیا جاتا ہے اس لئے کسی کتاب کے مندرجات کی وجہ سے ادارہ پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا (ایڈیٹر کلمہ حق) (کلمہ باطل ش ۱۲ ص ۹۶)

میثم اب تو مان لے کہ تیری ایسی اصل ماری گئی ہے کہ چیخ و پکار ہی ہر طرف سنائی دے رہی ہے۔ ویسے ۷، ۸ ماہ میں تو کونسے مزار کے باہر چادریں بیچ رہا ہوتا ہے جو تیرے پاس وقت کی تنگی ہوتی ہے؟ اگر اتنا ہی تنگ وقت ہے تو سارا رسالہ اپنے مضامین سے کیسے بھر دیتا ہے؟ اصل میں تجھے بھی پتہ ہے کہ کفر اور آئے دن عقائد میں جدت ہمارے مذہب کا شعار بن چکا ہے اس لئے نئی کتاب میں کوئی نئی جدت آئی ہوگی عقیدے وعمل کے اعتبار سے، وہ مخالفین کی نظر سے گزر گئی تو نئی مصیبت اس لئے جان چھڑانے کا یہ آسان طریقہ ہے کہ کہہ دو کہ سرسری مطالعہ کے بعد تبصرہ کیا جاتا ہے۔ نیز جب تبصرہ سرسری ہوتا ہے تو ہر کتاب کی تعریف میں آسمان وزمین کے قلابے کیوں ملا دیتا ہے؟ اب تو نے تو سرسری کہہ کر جان چھڑا دی مگر تعریفوں کے یہ پل کوئی پڑھ کر ان کتابوں کو خرید لے اور گمراہ ہو جائے تو اس کا ذمہ دار میثم تیرا چاچا ہوگا؟

میثم کا ایک اور جھوٹ

میثم نے اس شمارے میں لکھا کہ سرسری نظر کے مطالعہ کے بعد تبصرہ کیا جاتا ہے حالانکہ خود اسی شمارہ کے ص ۹۳ پر میلاد مصطفیٰ قرآن وسنت کی روشنی میں کے مرتب کا نام میثم عباس قادری رضوی لکھا ہوا ہے۔ جب کتاب کا مرتب ہی تو خود ہے تو سرسری نظر کہنا کیا کھلم کھلا جھوٹ نہیں؟ تجھے دوسروں کی صحیح اور معقول باتیں بھی جھوٹ لگتی ہیں دیکھ میثم جھوٹ ایسے پکڑے جاتے ہیں۔

بہرحال میثم کی چند مغلطات وکذب بیانیوں کا جواب ہم نے اس اداریہ میں دے دیا ہے مزید تفصیل آپ اس شمارے میں پڑھیں گے۔ سیف حق، قہر حق کا جواب تو یہ لوگ نہ دے سکے تو ہم نے سوچا کہ چلو ہم بھی ایک قہر میثم کی اصل پر نازل کر کے دیکھتے ہیں شائد ہمارا ہی جواب دے دے مگر ایں خیال است ومحال است وجنوں......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رضا خانی دشنام طراز مجلّہ نام نہاد کلمہ حق کا کلین شیو مدیر میثم عباس رضوی اپنے باپ مجسم شیطان احمد رضا خان کے فتووں کی زد میں

کلمہ حق کا مدیر اور مسلّم کتابوں کا کتب فروش میثم عباس رضوی اللہ پاک کے پیارے نبی کریم ﷺ کی محبوب سنت ''داڑھی مبارک'' سے بالکل محروم ہے اور یہودیوں عیسائیوں انگریزوں اور عورتوں کی طرح اس کا چہرہ صفا چٹ ہے اب ذرا ایسے آدمی کی حقیقت رضا خانیوں کے پیر و مرشد نواب کلب علی خان کے پلنگ خاص پر عین جوانی میں اپنی عزت نواب صاحب سے تار تار کروانے والے احمد رضا خان بریلوی کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں:

جدول ان سزاؤں وعیدوں مذمتوں کی جو داڑھی منڈانے کتروانے والوں کے حق میں آیات واحادیث ونصوص مذکورہ سے ثابت ہیں

۱۔اللہ ورسول کا نافرمان ہیں ۲۔شیطان لعین کے محکوم ہیں ۳۔سخت احمق ہیں ۴۔اللہ ان سے بیزار ۵۔رسول اللہ ﷺ بیزار ہیں ۶۔رسول اللہ ﷺ کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے ۷۔یہودی صورت ہیں ۸۔نصرانی وضع ہیں فرنگیوں سے مشابہ ہیں ۹۔مجوس کے پیرو ہیں ۱۰۔ہندوؤں کی صورت مشرکین کی سیرت ہیں ۱۱۔مصطفیٰ ﷺ کے گروہ سے نہیں ۱۲۔انہیں اپنے ہم صورتوں نصاری و یہود و مجوس و ہنود کے گروہ سے ہیں ۱۳۔واجب التعزیر ہیں شہر بدر کرنے کے قابل ہیں

۱۴۔مبدلین فطرت ہیں مغیر خلق اللہ ہیں **۱۵۔زنانے مخنث ہیں** ۱۶۔خدا کے عہد شکن ہیں ۱۷۔ذلیل وخوار ہیں ۱۸۔گھنونے قابل نفرت ہیں ۱۹۔مردود الشہادت ہیں ۲۰۔پورے اسلام میں داخل نہ ہوئے ۲۱۔ ہلاکت میں ہیں مستحق بربادی ہیں ۲۲۔دین کے بے بہرہ آخرت میں بے نصیب ہیں

۲۳۔عذاب الٰہی کے منتظر ہیں ۲۴۔اللہ عزوجل کو سخت دشمن ومبغوض ہیں ۲۵۔صبح ہیں تو اللہ کے غضب میں شام ہیں تو اللہ کے غضب میں ۲۶۔قیامت کے دن ان کی صورتیں بگاڑی جائیں گی ۲۷۔اللہ ورسول کے ملعون ہیں دنیا وآخرت میں ملعون ہیں اللہ وملائکہ و بشر سب کی ان پر لعنت ہے فرشتوں نے ان کی لعنتی ہونے پر آمین کہیں ۲۸۔اللہ تعالی ان پر نظر رحمت نہ فرمائے گا ۲۹۔وہ بہشت میں نہ جائیں گے ۳۰۔اللہ عز و جل انہیں جہنم میں

ڈالے گا۔

(لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی۔ص:60-58۔مکتبہ فیضان مدینہ کراچی)

اندازہ لگائیں جس مخنث زنانہ سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ بیزار ہوں، صبح شام اللہ کے غضب میں گرفتار ہو جس پر اللہ نے لعنت کی ہو اور اس لعنت پر فرشتوں اور ساری مخلوق نے آمین کہی ہو ایسے قطعی لعنتی کو آج رضاخانیوں نے اپنا قائد بنایا ہوا ہے۔ حنیف قریشی، تبسم شاہ، یوسف رضوی قصائی، خرم رضا، تم لوگوں کو کیا اپنے مذہب کی دلالی کیلئے کوئی مرد بھی اب میسر نہیں؟ حشمت علی رضوی لکھتا ہے:

"لہذا براۃ الابرار کتاب ساری کی ساری مردود و نامعتبر ہوگئی کیونکہ مشرکوں کی تصنیف ہے"۔ (الصوارم الہندیہ۔ص:۱۵۵)

اسی اصول کے تحت حشمت علی خان کی اس کُھسرِی میثم رضوی کی طرف سے اہلحق کے خلاف شائع شدہ تمام مواد مردود و نامعتبر ہو گیا کہ جب میثم خود مردود ملعون معذّب ہے مردود الشہادت ہے تو اس کے کسی لٹریچر کا کیا اعتبار؟ کہ یہودی، عیسائی، ملعون مخنث، کی تصانیف و لٹریچر ہے۔

"اصل" مارنے کیلئے میثم "اصل" کہاں سے لاؤ گے؟

میثم کہتا ہے کہ ہم دیوبندیوں کی اصل ماریں گے، جناب! اصل مارنے کیلئے خان صاحب کا "نو حصوں والا محققہ" چاہئے جس سے آپ رضاخان کے فتوے کی رو سے محروم ہیں۔ تو جب اصل مارے گا تو دیکھیں گے مگر ہم نے تیری وہ "اصل" ماری ہے کہ مرواتے مرواتے شائد اصل ہی گھس جائے مگر سیف حق اور قہر حق کا جواب تجھ سمیت تیرے یہ سارے اصل نقل جمع ہو کر بھی نہیں دے سکتے۔ پہلے تو تو اپنے لوگوں کو خوش کرنے کیلئے رسالے میں لکھ دیتا ہے کہ سیف حق کا جواب آئے گا مگر قہر حق کے بعد تو تو ان باتوں کو ایسا ہضم کر گیا جیسے رضاخانی ملاں مردے کے تیجے کی بریانی بنائے ڈکار لئے ہضم کر دیتے ہیں۔ اگر تجھ میں ذرا غیرت ہوتی تو مزید بکواس کرنے کے بجائے پہلے "سیف حق" اور "قہر حق" کا جواب دیتا مگر ہم پہلے ہی کہہ چکے تھے کہ تو لاتوں کا بھوت ہے باتوں سے ماننے والا نہیں۔

عبدالرشید نامی ہیجڑا کون؟

ابومعاویہ حشمتی کی شلوار میں چھپا میثم رضوی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے نام مبارک پر تبرا

کرتے ہوئے لکھتا ہے:

شائد اعظم بستی میں۔۔۔"**عبدالرشید**" نام کا کوئی معروف "**ہیجڑا**" رہتا ہے

(داڑھی والی دلہن ص:۵)

کسی بستی میں کونسے ہیجڑے رہتے ہیں؟ ہمیں اس سے سروکار نہیں مگر راقم الحروف یعنی "ابومیثم رضوی" تجھے یہ ضرور بتائے گا کہ "**عبدالرشید سمندری**" (مولف رشد الایمان) اور **عبدالرشید جھنگوی** کے نام سے کچھ **ہیجڑے** ضرور بریلوی مسلک میں موجود ہیں۔ تجھے عبدالرشید نامی ہیجڑے کا غم نہ جانے کیوں کھائے جا رہا ہے؟ حالانکہ احمد رضا خان کے فتوے کی رو سے تو، تو خود اسی "جنس" سے تعلق رکھتا ہے۔ حیرت ہے کسی بستی میں یاد آیا بھی تو عبدالرشید نام کا ہیجڑا!!!! بھائی یہ کہاں ضروری ہے کہ عبدالرشید نام کا کوئی ہیجڑا ہی کسی بستی میں ہو؟ عبدالرشید نام کا آپ کا والد بھی تو ہوسکتا ہے،، بھائی بھی تو ہوسکتا ہے، بہنوئی بھی تو ہوسکتا ہے، داتا دربار کے عرس میں آپ کی اصل مارنے والا کوئی بھگوڑا بھی تو ہوسکتا ہے، مگر گھوم پھیر کر ہیجڑے ہی پر تان ٹوٹی کہیں مضمون لکھتے ہوئے اپنے سامنے آئینہ تو نہیں رکھا ہوا تھا؟

میثم عباس رضوی مخنث کو ہمارا کھلا چیلنج

عالمی مخنث میثم عباس رضوی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا

مرزا غلام احمد قادیانی دجال لعین **حرامی**

(مسلک دبیر ص:۹)

اب ہمارا لاہور کی بستی میں رہنے والے اس ہیجڑے سے سوال ہے کہ آخر تیرے پاس کونسا ثبوت ہے مرزا قادیانی لعنتی کو حرامی ثابت کرنے کا؟ جس اصول جس قاعدے سے تو مرزا قادیانی کو حرامی ثابت کرے گا اسی اصول اسی فتوے اسی قاعدے سے انشاء اللہ ہم تجھے "**حرامی**" ثابت کریں گے اب تجھے کھلا **چیلنج** ہے کہ مرزا قادیانی کو حرامی ثابت کر کے ہم سے اپنے (یعنی میثم) کے حرامی ہونے کا ثبوت مانگ اور اس ثبوت کے بعد اپنا حلالی ہونا ثابت کر، اگر تو نے ایسا نہیں کیا تو ثابت ہو جائے گا کہ تو واقعی حرامی ہے اور خود کو حلالی ثابت کرنے سے قاصر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دشنام طراز کلمہ حق رضا خانی فتووں کی زد میں

(قسط دوم)

قارئین اہلسنت ! قہر حق نامی رسالہ میں رضا خانیوں ہی کے اصول سے ان کی کئی گستاخیاں پیش کی تھیں جن کا جواب ان پر قرض تھا مگر ان کی طرف سے تا حال کوئی وضاحت کوئی جواب نہیں آیا اور خلیل رانا رضا خانی کہتا ہے کہ **السکوت فی معرض البیان بیان** لہٰذا ان گستاخیوں پر ان کا خاموش رہنا ان گستاخیوں کو ٹھیک تصور کرنا ہے جس میں یہ بھی شامل ہیں اور کلمہ حق ہی کے شمارہ شمار ۳ ص ۵ پر مولوی فیصل رضا خانی نے مضمون لکھا ''**گستاخ رسول کی ''اصل'' میں خطا ہے**'' اور یہ ثابت کرنی کی کوشش کی کہ گستاخ رسول حرامی ہوتا ہے لہٰذا اس ایک اور فتوے و اصول کی رو سے یہ سارے گستاخ میثم دجال، یوسف رضوی قصائی ،انوار منفی، غلام مرتضی شرابی، نام نہاد علی معاویہ آف لیاری کتب فروش (یہ نام اس کا جھوٹا ہے کوئی شیعہ بریلوی کبھی بھی اپنے بیٹے کا نام علی معاویہ نہیں رکھ سکتا) یہ سب حرامی ثابت ہوئے اور ان کی گستاخیوں کا سبب یہ ہے کہ ان کی ''**اصل**'' میں خطاء ہے۔ ہم اسی سلسلہ کا تسلسل برقرار رکھتے ہوئے مزید حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۲۵: میثم مخنث لکھتا ہے:

> ''گھمن صاحب سے سوال ہے کہ حضرت خواجہ صاحب کو خود ''گستاخ'' قرار دے کر بعد میں ''حضرت'' کہنا کس طرح درست ہے ؟ یا آپ کی طرف سے فیوضات فریدیہ پر کیا گیا اعتراض غلط تھا ؟ مفصل مدلل وضاحت کیجئے''۔ (کلمہ باطل ص ۲۰ ش ۱۰)

جواب: اب ملاحظہ فرمائیں کلمہ باطل شمارہ ۱۱ کے ٹائٹل پیج پر شانِ رضا مرید جھاڑو فروش الیاس پادری کا مضمون بیک ٹائیٹل پیج پر موجود ہے جس میں اس بھگوڑے نے لکھا:

''**دیوبندی حضرات**'' خود میثم مخنث نے شمارہ ۱۰ ص ۹۵ ش ۱۱ ص ۲۷ ص ۴۰ ص ۵۰ ص ۵۸ پر ''**دیوبندی حضرات**'' لکھا اب سوال یہ کہ اگر گستاخ کو ''**حضرت**'' نہیں کہہ سکتے بقول آپ کہ یہاں تو آپ دیوبندیوں کو **حضرت** نہیں بلکہ **حضرات** کہہ رہے ہیں کیا ان کو معاذ اللہ گستاخ قرار دینے کے بعد ان کو ''**حضرات**'' کہنا کس طرح درست ہے؟ یا آپ کی طرف سے دیوبندیوں پر کیئے گئے اعتراضات غلط ہیں (اور حقیقت بھی یہی ہے) جو بھی جواب ہو بے شک مختصر دے دیں

مگر ایسا ہو کہ ایک اور کفر کا فتوی نہ لگ جائے۔

حوالہ نمبر ۲۶: میثم ملعون لکھتا ہے:

''اور ہاں **گھمن صاحب** آپ کیلئے جو میں نے **ذلیل** کا لفظ استعمال کیا ہے اس پر برا مت منائے گا کیونکہ آپ کے امام اسمٰعیل دہلوی صاحب اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں انبیاء تک کیلئے ذلیل کا لفظ استعمال کر چکے ہیں (لعنة الله علی الکاذبین از ناقل) اس لئے اگر میں نے آپ کیلئے یہ لفظ استعمال کر لیا تو اس پر آپ کو برا نہیں منانا چاہئے اور اگر آپ نے برا منایا تو اس سے یہی ثابت ہوگا دیوبندی دھرم میں **علمی سرقہ** کرنے والے بددیانت شخص خود کو انبیاء سے بڑھ کر معزز سمجھتا ہے''۔

(کلمہ باطل ش ۱۱ ص ۶۱)

جواب: میثم رضوی کذاب دجال اگر واقعی حلالی ہے اور اس کی اصل میں خطا نہیں تو پوری تقویۃ الایمان میں یہ عبارت دکھا دے کہ معاذ اللہ ''انبیاء ذلیل ہیں'' استغفر اللہ ورنہ جھوٹ بولنے پر لعنت کا طوق گلے میں ڈال کر مسلم کتابوی کے سامنے اپنا آبائی پیشہ دھمال سازی کرے۔ ادھر توجہ کر، میں تجھے دکھاتا ہوں کہ کن خبیثوں نے یہ لفظ انبیاء علیہم السلام کیلئے استعمال کیا نواب کلب علی خان کی ہوس کا شکار ہونے والے احمد رضا خان دجال مائۃ سابقہ نبی کریم ﷺ کے بارے میں بکواس کرتا ہے:

کثرت بعد قلت پہ لاکھوں سلام عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش حصہ دوم ص: ۲۹ ج ۲ مدینہ پبلشنگ کراچی)

اور تیری مجلس مشاورت کا رکن حنیف قریشی بھگوڑے کا چراغ گولڑہ پیر نصیر وہابی لکھتا ہے کہ اس شعر میں ''ذلت'' کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کی ہے احمد رضا نے (ملخصا لطمۃ الغیب ص ۴۲۔۴۳)

اسی طرح اس دجال کا رافضی باپ نقلی علی خان حضرت موسی علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے:

''موسی علیہ وعلی نبینا الصلوۃ والسلام پر وحی ہوئی اے موسی ...... جب میرے روبرو کھڑے ہوا ہو تو **بندہ ذلیل** کی طرح کھڑا ہو''۔ (جواہر البیان ص ۷۴ مکتبہ مہریہ رضویہ سیالکوٹ وص ۶۱ والضحی پبلی کیشنز لاہور)

اس جواہر البیان پر احمد رضا نے اپنے باپ کے حالات لکھیں اور خود میثم نے اس کتاب کا تعارف

کلمہ باطل ش ۱۲ اص ۹۴ پر دیا ہے اور نقی علی کو امام المدققین (یہ الگ بات ہے کہ میثم کو یہ بھی معلوم نہ ہوگا کہ یہ صیغہ کس باب سے ہے کونسا ہے اس پر الف لام کونسا ہے، اعراب کیا ہے، ترکیب کیا ہے) لکھا، میثم ہم نے تیرے باپ اور دادا سے ثابت کر دیا کہ وہ انبیا علیہم السلام کو معاذ اللہ ذلیل سمجھتے تھے اب تیرے اصول کے تحت ہم نقی علی خان کو ذلیل کا پتر ذلیل انسان احمد رضا کو ذلیل کی اولاد ذلیل انسان۔ انوار منفی، ساقی شرابی، یوسف قصائی، میثم دوشیزہ کو ذلیل ابن ذلیل کہیں تو تم لوگوں کو برا نہیں منانا چاہئے اگر برا مان لیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تمہاری یہ منحوس بھوتیاں انبیاء سے زیادہ معزز ہیں (قریشی نے طالب الرحمان سے مناظرے میں ان کے اکابر کیلئے بھوتیاں اور باپ کا لفظ استعمال کیا ہے) ویسے احمد رضا خان نے اپنے آپ کو حدائق بخشش میں آوارہ کتا بھی لکھا ہے اور اپنے بیٹوں کو اعلیٰ نسلی کتا بھی کہا ہے لہٰذا اگر اس اصول سے میثم تبسم شاہ، اختر رضا خان ،الیاس قادری، ارشد القادری، سردار سنگھ، فضل کریم، احمد سعید کاظمی کو کتے کے بچے یا کتوں کی اولاد کوئی کہہ دے تو ابن کلب میثم رضوی کو ناراض نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ تم ان مولویوں کو اپنے باپ ابن ذلیل احمد رضا ذلیل سے زیادہ معزز سمجھتے ہو:

پڑا کبھی میثم کو فلک سے کام نہیں
کھڑے کھڑے ذلیل نہ کردوں تو دیوبندی نام نہیں

الحمدللہ راقم الحروف کے اس جواب سے تقویۃ الایمان پر کی گئی اب تک کی تمام بکواسات کا جواب بھی ہوگیا۔ بریلوی اصول کے مطابق۔

میثم دجال کا پاگل پن اور مخبوط الحواسی

بجواب مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی تضاد بیانی اور مخبوط الحواسی

میثم دجال نے کلمہ باطل شمارہ ۱۱ اص ۵۸ پر عنوان دیا "**مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی تضاد بیانی اور مخبوط الحواسی**" اور اس کے تحت یہ لکھا کہ گھمن صاحب کے اصول کے تحت کسی کے ساتھ "مولانا" لکھنا اسکی عظمت کا اقرار کرنا ہے اور آگے کہا کہ اس طرح تو دیوبندی علماء نے بھی رضاخانی مولویوں کے ساتھ مولانا لکھا تو کیا دیوبندیوں نے ان کی عظمت کا اقرار کرلیا ہے؟ (کلمہ باطل ص ۵۸-۶۱ ملخصا)

جواب: اصل میں میثم رضوی اپنی جہالت اور تعصب کی وجہ سے خود باولے کتے کی طرح مخبوط

الحواس ہو چکا ہے اور اپنے دجال قائد رضا خانی المعروف کرتہ اٹھا شاہ کی طرح اس مقام پر بڑے دجل وفریب سے کام لیا ہے۔ متکلم اسلام قاطع رضا خانیت وغیر مقلدیت حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب حفظہ اللہ کا مقصود قطعا یہ کہنا نہیں ہے کہ کسی کے ساتھ مولانا لکھنا اس کی عظمت کا اقرار کرنا ہے بلکہ وہ تو یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ رضا خانیوں کے ہاں کسی مرتد وکافر کے ساتھ مرحوم وغیرہ یا الفاظ ترحم استعمال کرنا یہ کفر ہے چنانچہ اس کیلئے انہوں نے امجد علی گھوسوی کی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا:

''جو کسی کافر کیلئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور...... کہے وہ کافر ہے (بہار شریعت حصہ اول ص ۴۴ جنتی زیور ص ۱۶۱ بحوالہ حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص ۹۳)

اور پھر اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے ص ۹۳ سے ص ۱۰۵ تک تفصیلی حوالوں کے ساتھ اپنے موقف کو مزین کیا جسے میثم رضوی اپنی والدہ کے قل کے چنے سمجھ کر ہضم کر گیا میثم کا دجل و فریب دیکھیں کہ وہ مولانا گھمن صاحب کی یہ عبارت:

''ہمارے اکابر کو اللہ کریم نے وہ مقام عطا فرمایا تھا کہ غیر بھی ان کی تعریف لکھنے پر مجبور تھے اور ان کا مقام بریلوی علماء میں بھی مسلم ہے''۔
(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص ۹۳ بحوالہ کلمہ باطل ص ۵۸)

تو لکھ دیتا ہے مگر آگے اسی بات کی وضاحت کیلئے گھمن صاحب نے بہار شریعت کا حوالہ دیا جو اوپر نقل ہوا اسے یہ دجال، الیاس قادری کا فضلہ بطور تبرک سمجھ کر ہضم کر گیا۔ میثم نے پروفیسر مسعود کی جو عبارت ''مولانا گنگوہی'' پیش کی اس پر بھی فتاوی مظہریہ میں ''رح'' کی علامت موجود ہے مگر گھمن صاحب کی کتاب میں کمپوزر کے سہو کی وجہ سے نقل ہونا رہ گئی۔

بالفرض صرف مولانا ہی کا لفظ ہو تب بھی رضا خانیوں کی طرف سے کسی مسلمان یعنی دیوبندی کیلئے ''مولانا'' کا لفظ استعمال کرنا ان کو مسلمان تسلیم کرنا ہے اور ان کی عظمت کا اقرار کرنا ہے چنانچہ بریلی کا ننگا پوپ احمد رضا خان بریلوی لکھتا ہے:

''کسی بدمذہب کو مولانا صاحب کہنا کفر ہے'' (الطاری الداری حصہ اول ص ۳۴) دیوبندی وہابی کو مولانا صاحب لکھنا کفر ہے (ایضا ص ۲۲) وہابیوں کو مولانا کہنا کفر ہے (فتاوی رضویہ ج ۱۶ ص ۲۶۰)

لیجئے اب جن جن رضا خانیوں نے علمائے اہلسنت دیو بند کو مولانا لکھا ہے انہوں نے علماء دیو بند کی عظمت کو تسلیم کرتے ہوئے احمد رضا کے فتوے کی رو سے کفر کا ارتکاب کیا ہے۔

احمد رضا، میثم، ارشد القادری باہم دست وگریبان

ذلیل ابن ذلیل میثم رضوی رئیس التحریف ارشد القادری کی عبارت نقل کرتا ہے:

''میں اپنی مظلومی کی فریاد کہاں لے جاؤں (ابھی بتاتے ہیں کہ رضا خان کی قبر پر لیکر جاؤ از ناقل) ایک عربی مدرسہ کے فاضل کو میں نے مولوی، مولانا اور ملا کہہ دیا تو میرے لیئے کفر وارتداد کا فتوی (احمد رضا کی طرف سے از ناقل) اور پچاس سال سے یہ لوگ شری مدن کو مولوی شری آنند نرائن کو ملا (لعنۃ اللہ علی الکاذبین از ناقل) کہہ رہے ہیں تو یہ پکے مسلمان ہیں؟ مصنف کو اگر یہ معلوم ہوتا (افسوس رضا کو یہ معلوم نہ تھا از ناقل) کہ مولوی، مولانا اور ملا یہ الفاظ اسلام وایمان کی سند کے طور پر استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ ایک ٹائٹل ہے جو ایک مخصوص فن کی تکمیل کے بعد لوگوں کو ملا کرتا ہے تو وہ ایسی کچی بات ہرگز منہ سے نہیں نکالتے (مگر رضا خان نے تو نکال دی از ناقل) سچ ہی کہا ہے کہنے والوں نے کہ **یبنی تعلم ثم تکلم** بیٹے! پہلے سیکھو اس کے بعد زبان کھولو یا قلم اٹھاو (زیروزبر تیسرا باب ص ۳۰۹، ۳۱۰ مطبوعہ رومی پبلی کیشنز ۳۸ اردو بازار لاہور) حضرت علامہ ارشد القادری ......کے اس جواب سے گھمن صاحب کے اعتراض (او جاہل گھمن صاحب اعتراض نہیں کررہے بلکہ تیرے باپ کا اصول پیش کر کے اس سے استدلال کر رہے ہیں، وسیم رضوی کہاں غائب ہے اس جاہل کی جہالت پر بھی ایک مضمون لکھو جسے استدلال واعتراض میں فرق معلوم نہیں، از ناقل) کی بے وقعتی تو سب کے سامنے آشکارا ہوگی...... (کلمہ باطل شمارہ ۱۱ ص ۵۹)

سبحان اللہ! ناول نگار ارشد القادری نے احمد رضا خان کی قبر پر کیا بلڈوزر چلایا ہے۔ گویا ارشد القادری کے مطابق رضا خان جاہل کفر وایمان کے مسائل سے ناواقف کچی باتیں کرنے والا تھا

رضاخانیوں کو چاہئے کہ بریلی جاکر رضاخان کوتلقین کریں کہ بیٹا احمد رضا پہلے تولو پھر بولو۔میثم صاحبہ حضرت گھمن صاحب مدظلہ العالی کا اعتراض اور موقف تو اب بھی تیرے سر پر چٹان کی طرح موجود ہے البتہ احمد رضا کے فتوے سے تیری اور ارشد القادری کی عبارت سے احمد رضا کی فتاوی رضویہ اور جملہ تصانیف بے وقعت ہوگئی ہیں۔

میثم رضوی احمد رضا کانے کے فتوے تلے

احمد رضا ذلیل کے ہاں کسی بدمذہب کو''مولانا صاحب'' کہنا کفر ہے جیسا کہ ماقبل میں گذرا اور آپ نے ابھی پڑھا کہ میثم رضوی نے مولانا گھمن صاحب کو''گھمن صاحب'' لکھا اب میثم جواب دے کہ کیا وہ گھمن صاحب کو بدمذہب نہیں مانتا؟ اگر معاذ اللہ مانتا ہے تو احمد رضا کے فتوے کی رو سے بدمذہب کو''صاحب'' لکھ کر کفر کا ارتکاب کیا اور کافر ہونے کے بعد حشمت علی رضوی کے اصول کی رو سے تیری جملہ کتب وتحریرات مردود ہوگئی ہیں۔

ذلیل کون ہوا؟

میثم ذلیل کی نسل لکھتا ہے کہ جب سے حضرت گھمن صاحب نے''فتنہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ''لکھی ہے ذلیل ورسوا ہورہے ہیں (ملخصا کلمہ باطل ش ۱۱ص ۶۰۔۶۱)

حالانکہ ابھی آپ نے دیکھ لیا کہ میثم کس بری طرح نہ صرف خود ذلیل ہوا بلکہ اپنے اکابر کو بھی ذلیل کروادیا۔میثم تیرے جیسے کتوں کے بھونکنے سے گھمن صاحب کی عظمت پر کوئی حرف نہ آئے گا کہ سورج پر تھوکا اپنا ہی منہ لتھڑا

لوم الخفاش لا یضر الشمس

و عواء الکلب لا یظلم البدر

میثم جیسے چمگادڑوں کا ملامت کرنا سورج کو کوئی نقصان نہیں دیتا اور اس جیسے کتوں کے بھونکنے سے چاند بے نور نہیں ہوجاتا

حنیف قریشی کی طرف سے مولانا گھمن صاحب کی عظمت کا اقرار

کلمہ حق کے مشیر مفتی حنیف قریشی آف پنڈی نے مولانا فیاض طارق صاحب سے فون کال پر حضرت متکلم اسلام کی عظمت کا اقرار اس طرح کیا:

آپ کے جو گھمن صاحب ہیں شائد آپ کو آپ کے دوست نے بتایا

ہوگا کہ میں آپ کے دیوبندیوں میں سے ان کی سنجیدگی کا قائل ہوں ۔۔میں ان کے بارے میں نیک گمان رکھتا ہوں ۔۔۔میں جو سمجھا ہوں کہ وہ پڑھا لکھا آدمی ہے مخلص آدمی ہیں

یہ ریکارڈنگ آپ اس لنک پر جا کر سن سکتے ہیں یا قریشی صاحب کے پاس جا کر تصدیق کی جا سکتی ہے۔

http://www.dailymotion.com/video/xjun2g_mufti-hanif-qureshi-ka-sunniyo-k-risaly-rahesunnat-moulana-ilyas-ghuman-ko-khiraj-e-tehseen_people

بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ فتاوی رشیدیہ میں جو رحمۃ للعالمین کے متعلق راہ سنت میں جو جواب دیا گیا ہے میں اس سے inspired (متاثر) ہوا ہوں، جبکہ میثم اور اس کا داعی فکر رضا کاشف اقبال اس کو گستاخیِ رسول ﷺ بتاتے ہیں۔

بہر حال میثم دیکھ، حضرت گھمن صاحب کی سنجیدگی اور عظمت کا اقرار تیرے رسالے کا مشیر کر رہا ہے تو تو کس کھیت کی گندی مولی ہے؟ تیری کیا اوقات؟ گھمن صاحب نے اگر تجھے منہ نہیں لگایا تو اس کی وجہ بھی خود قریشی نے بتادی کہ وہ سنجیدہ آدمی ہیں۔قریشی سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے دھرم کی دلالی کا دعوی کرنے والے اس مخنث کو دیکھے کیا یہی انداز ہے مخالفین کا رد کرنے کا؟ ایک طرف فون پر بڑے سنجیدہ اور للّٰہیت کی باتیں کر رہے تھے اور دوسری طرف اپنے اس ہم مسلک کی زبان وقلم بھی دیکھو کیا یہ اس للّٰہیت کے معیار پر پوری اترتی ہے؟

میثم دجال کیا پدی کیا پدی کا شوربا (قریشی نے اسے اپنی کتاب آزر کون میں کیا پھدی کیا پھدی کا شوربا لکھا ہے۔ص:۸۱)

گھمن صاحب کی کتاب **"فتنہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ"** کے قلیل مدت میں **"پانچ"** ایڈیشن نکل چکے ہیں جبکہ اس کتاب کے خلاف جس رسالے میں تو بکواس کر رہا ہے اس کا نومبر دسمبر ۲۰۱۱ کا شمارہ ۱۵ جولائی ۲۰۱۳ کو نکلا مارچ اپریل ۲۰۱۲ کا شمارہ جنوری ۲۰۱۴ میں نکلا یعنی ایک ایک شمارے میں قریبا سات ۷ ماہ کا وقفہ جب سے تو نے گھمن صاحب کے خلاف لکھنا شروع کیا ہے تیری اوقات یہ ہوگئی کہ کوئی تجھے اپنے رسالے میں لکھنے والا نہیں ملتا حتی کے کاشف مدنی کی کتاب سے جو تو نے ابتدائی شماروں میں مضامین دئے تھے وہ بھی لگتا ہے اس نے دینے سے منع

کر دئے ہیں پورا رسالہ تو اپنے مرے ہوئے مولویوں کے فتاوی یا اپنے مضامین سے بھر دیتا ہے اور اب کہیں جا کر تجھے ایک اور لونڈا شان رضا کے نام سے ملا۔

ڈاکٹر مولانا خالد محمود صاحب کی عظمت کا اقرار

میثم رضوی گھمن صاحب کے بارے میں لکھتا ہے:

علمی سرقہ کرنے والا (کلمہ باطل ش۱۱ص۶۱)

اور خود کہتا ہے کہ گھمن صاحب نے اپنی کتاب مطالعہ بریلویت سے سرقہ کر کے لکھی گویا ڈاکٹر صاحب نے جو مطالعہ بریلویت لکھی وہ رد بریلویت پر ایک **''علمی مواد''** ہے۔میثم دیکھ تیرے باطل قلم سے حق کا ظہور کیسے ہوا، اب تو اس علمی مواد کے خلاف اس لئے بھونک رہا ہے کہ جاہلوں کو علم سے کیا واسطہ۔

میثم کے اصول کے تحت علمی مواد سرقہ کرنے والا کون؟

اگر اپنے ہم مسلک عالم دین کی کتاب سے کوئی بات لے لینا میثم کی لغت میں ''علمی سرقہ'' کہلاتا ہے جس پر وہ گھمن صاحب کے بارے میں بکواس کر رہا ہے تو میثم کے رسالے کا مشیر جس کے بارے میں میثم لکھتا ہے:

سرمایہ اہلسنت داعی فکر رضا حضرت علامہ مولانا کاشف اقبال مدنی۔۔

(کلمہ باطل ش۱۲ص۳۴)

اس کاشف اقبال نے اپنی کتاب

''دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف'' ساری کی ساری (سوائے جدید حوالوں کے جیسے مولانا طارق جمیل صاحب وغیرہ یا تراجم قرآن) کذاب زمانہ مولوی غلام مہر علی جسے عبدالمجید سعیدی رافضی کہتا ہے کی بدنام زمانہ کتاب **''دیوبندی مذہب''** سے مواد چوری کر کے لکھی ہے۔ہم کاشف اقبال اور میثم رضوی دونوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر ہمارا یہ دعوی غلط ہے تو ہم سے اس کا ثبوت طلب کرو ثبوت نہ دینے پر ہم اپنے ان رسالوں کو آگ لگانے کیلئے تیار ہیں اور کاشف اقبال اور میثم کو حق حاصل ہوگا کہ ہمارا لقب کذاب رکھ دے مگر

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

پس اب یا تو میثم تسلیم کرے کہ کاشف اقبال بھی سرقہ باز، خائن بد دیانت ہے، اور وہی بکواس کاشف اقبال کے متعلق بھی کر جو مولانا گھمن صاحب کے متعلق کی ہے ورنہ تسلیم کر کہ میثم جیسے بے غیرتوں کے سر پر سینگ نہیں ہوتے الحمد للہ ہمارے اس دعوے اور چیلنج سے میثم رضوی کے اصول کے مطابق اس کے سرقہ کے تمام الزامات کا جواب ہو گیا۔

آگے چلئے حنیف قریشی نے طالب الرحمٰن کے ساتھ مناظرے میں جو وحدت کی قسمیں بیان کی پھر اس کی تعریف کی (مناظرہ گستاخ کون ص ۱۷۵) وہ اپنے چراغ گولڑہ پیر نصیر کی کتاب ''راہ و رسم منزلہا ص ۸۲-۸۴'' سے سرقہ کی ہے۔فرق صرف یہ ہے کہ قریشی نے مناظرے کی وجہ سے اختصار کیا اور پیر نصیر نے تھوڑی تفصیل بیان کر دی مگر میثم کے ہاں تو اگر کسی کتاب کے صفحات نمبر بھی ایک جیسے ہو جائیں تو سرقہ کہلاتا ہے۔

اسی طرح روئیداد مناظرہ گستاخ کون میں قریشی صاحب کا مضمون بنام ''علامہ ابن تیمیہ اور اکابرین امت''میں کئی حوالے بلکہ اردو کی عبارات تک مولانا ابوالحسن زید فاروقی صاحب کی کتاب ''علامہ ابن تیمیہ اوران کے ہم عصر علماء'' (ہمارے پاس اس کا مطبوعہ نسخہ حضرت شاہ ابوالخیر اکیڈمی دہلی کا موجود ہے) سے سرقہ کر کے اپنی مضمون میں شامل کی ہیں۔

اسی طرح مولوی رمضان نے اپنی کتاب **''مکمل تاریخ وہابیہ''** میں ہندوستان میں وہابی تاریخ جو کہ شاہ ولی اللہ سے بقول ان کے شروع ہوتی ہے ساری کی ساری ''مقیاس حنفیت'' سے سرقہ کی مولوی رمضان کی کتاب تراب الحق قادری کے اہتمام سے شائع ہوئی اور اس پر تقریظ عبدالرحیم سکندری، منشا تابش اور معین الدین کی ہے۔اسی طرح کاشف اقبال مدنی کا سبز عمامہ پر مضمون کی پہلی قسط جو کلمہ حق میں شائع ہوا اس میں دلائل فیض احمد اویسی کے رسالے ''سبز عمامہ کا جواز'' سے سرقہ کر کے لکھے گئے ہیں۔

ڈاکٹر فاروق نے جو دیوبندیوں کے عقیدہ ختم نبوت کے ڈھول کا پول میں اصولی و فروعی اختلاف کی ضمن میں لکھا پھر اس پر فتوحات نعمانیہ کا حوالہ دیا یہ اصول بھی عبدالحکیم شرف قادری کے ایک مضمون اور کاشف اقبال کی کتاب سے سرقہ شدہ ہے۔کلمہ حق میں وسیم رضوی کا مولانا منظور نعمانی صاحب کے خلاف مضمون سارا کا سارا اجمل سنبھلی کی کتاب ''ردسیف یمانی'' سے سرقہ شدہ ہے حتی کے سنبھلی نے جن جہالتوں کا اظہار کیا بعینہ اس شخص نے بھی ان کا ارتکاب کیا۔

بہر حال بات طویل ہوتی جا رہی ہے اور صفحات کی تنگی ہے۔ ہمارے پاس ان سرقہ بازوں کی ایک

لمبی فہرست ہے جس میں مفتی احمد یار گجراتی اور ابوداود صادق، فیض احمد اویسی جیسے لوگوں کے نام بھی آتے ہیں اگر رضاخانیوں نے ہمارا چیلنج منظور کرلیا تو پھر تماشہ لگے گا لیکن انہیں بھی علم ہے، قارئین دیکھ لینا یہ مرتے مرتو جائیں گے مگر ہم سے اپنے دعوے پر ثبوت کا مطالبہ نہیں کریں گے۔

آمد بر سر مطلب

حوالہ نمبر ۲۷: میثم دجال لکھتا ہے:

سرمایہ اہلسنت داعی فکر رضا حضرت علامہ مولانا کاشف اقبال **مدنی** (کلمہ باطل ش۱۲ص۳۲)

میثم نے کاشف اقبال رضاخانی کو "**مدنی**" لکھا جبکہ اعلی نسلی کتے (احمد رضا اپنے بیٹوں کو یہی سمجھتا۔ المیز ان ص:۲۱۹) مصطفیٰ رضا خان کے خلیفہ عبدالوہاب قادری نے لکھا:

"دیوبندی عقیدت نے حسین احمد ٹانڈوی کو **مدنی** بنا کر **مدینے والے کا شریک ٹھرایا**"۔ (پانچ مسائل کا جواب ص۱۲۶ بزم اعلی حضرت کراچی)

لو جی میثم نے کاشف اقبال کو **مدنی** کہہ کر گویا اپنے مذہب کے فتوے کی رو سے نبی کریم ﷺ کا شریک ٹھرادیا جس طرح کسی کو اللہ تعالی کا شریک ٹھرانا شرک ہے اسی طرح کسی کو معاذ اللہ نبی کریم ﷺ کا شریک ٹھرانا بھی بدترین گستاخی و کفر ہے لہذا میثم تو ہوا جہنم واصل اور اس کافر کی طرف سے اب تک لکھا گیا تمام مواد بھی مردود ہوا کہ کافر کی تصنیف و تحریر کا کیا اعتبار؟

حوالہ نمبر ۲۸:

مردود الشہادۃ مخنث میثم رافضی نے اپنے رسالے کلمہ حق کے شمارہ ۱۰ پر بیک پیج پر دنیا اخبار کا ایک تراشہ دیا ہے جس میں مولوی طاہر اشرفی نامی ایک مولوی، عمران خان اور اس کے ساتھ چند سکھ اور ایک بے پردہ عورت ہے جو کیک کاٹ رہے ہیں۔ اب ذرا میثم کے اکابر کا فتوی ملاحظہ فرمائیں میثم کے باپ احمد رضا جس کے القابات چار سطروں میں یہ اپنے ہر رسالے کے اندرونی ٹائٹل پر دیتا ہے نے تصویر کی حرمت پر پورا ایک رسالہ "**عطایا القدیر فی حکم التصویر**" لکھا میثم نے رضاخان کو ایک لقب "**حجۃ الخلف**" بھی دیا اس لئے یہ فتوی تجھ سے **خلف** پر حجت ہے اسی طرح رضاخانی نباض قوم نائب مُحدث اعظم (دال پر بغیر تشدید، فتح پڑھیں) مولوی ابوداود المعروف مولوی روڈا نے بھی ایک پورا رسالہ "**فوٹو بازی و تصویر سازی کے شدید حرام و گناہ ہونے کا بیان**" کے نام سے لکھا اور کہا کہ جہاں تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے فوٹو گرافر و فوٹو پر لعنت

برستی ہے، تصویروں کی معنوی پلیدی (براہین صادق ص ۱۷۲ ملخصا) لہٰذا یہ کلمہ حق والے سارے کے سارے معنوی پلید، ملعون اور نزول رحمت سے محروم۔ اگر اس حرام شدید کو حلال جان کر کیا تو کافر مردود۔

میثم کے اخباری تراشوں کا منہ توڑ جواب

بریلوی مذہب کا مستند ترین مولوی، حسن علی رضوی لکھتا ہے:

''یہ کہاں ضروری ہے کہ اخبارات کی خبر سو فیصد درست ہوتی ہے یہاں بھی رپورٹر یا نامہ نگار بیان دینے والے کی مرضی کے خلاف ان سے منسوب کر کے بہت کچھ لکھ دیتے ہیں اور بعد میں تردیدی بیان جاری ہوتے ہیں''۔ (قہر خداوندی ص ۵۱ مکتبہ قاسمیہ رضویہ کراچی)

مزید لکھتا ہے:

''شہادت ملی بھی تو ڈاڑھی منڈا ایڈیٹر کی جو شرعی معیار پر پوری نہیں اترتی'' (برق آسمانی ص ۱۲۸)

لہٰذا میثم دجال مردود الشہادت اخباری تراشوں کی بنیاد پر جو الزام علمائے دیوبند پر لگاتا ہے ان سب کا ردان حوالوں سے ہوگیا کہ رضا خانی مذہب کے اصول کے تحت اخباروں کا کوئی اعتبار نہیں اس میں غلط خبریں چھپتی ہیں داڑھی منڈے ہوتے ہیں ان کی شہادت قابل قبول نہیں۔

میثم رافضی کی دھوکہ دہی

میثم نے لکھا کہ تحفظ نظریات دیوبند اکادمی کراچی سے شائع شدہ ایک کتاب کے آخر میں لیبیا کے صدر کرنل قذافی کو مخالف اسلام قرار دیا گیا نیز سعودی نجدیوں کو بھی علمائے دیوبند نے المھند کتاب میں خارجی قرار دے رکھا ہے لیکن انہی دیوبندیوں کی جماعت جمعیت علمائے اسلام کو کرنل قذافی اور سعودی نجدیوں سے ڈالر وصول کرتے وقت شرم وحیاء کیوں نہ آئی (شمارہ نمبر ۹ بیک پیج)

جواب اول: موجودہ نواز شریف کی حکومت سعودی نجدیوں کو مسلمان سمجھتی ہے نواز شریف کو سعودیہ ہی نے پناہ دی تھی نواز شریف کی سعودی خاندان سے گہرے اور دوستانہ روابط ہیں اب رضا خانی فتوے کے اصول سے نواز شریف بھی وہابی نجدی سعودی ہے تو ٹریفک پولیس کے تنخواہ دار ملازم اور پاکستانی عوام کے نوکر میثم رضوی تجھے اسی نواز حکومت سے تنخواہ لیتے ہوئے شرم وحیاء نہیں آتی؟ نیز وہ سارے سرکاری درباری بریلوی مولوی اوقاف کے رضا خانی ملازم جو نواز حکومت کے نوکر ہیں

اور اس سے تنخواہ پاتے ہیں ان کو ڈوب مرجانا چاہئے کہ ایک طرف سعودی والے نجدی وہابی اور دوسری طرف انہی سعودیوں سے بھیک مانگ کر اپنا گھربار چلاتے ہو۔

جواب نمبر۲: سعودیہ ولیبیا سے ریال لینے کی یہ بات جنرل پاشا نے کہی تھی جس کا کوئی ثبوت اس نے نہیں دیا تھا اور جنرل پاشا داڑھی منڈا ہے اور حسن علی رضوی کے نزدیک اسکی شہادت مردود ہے تو ایک داڑھی منڈے کی بات پر یقین کرتے ہوے میثم تجھے خود شرم نہیں آتی ؟ نیز جنرل پاشا صاحب ماقبل میں آپ نے سارے فتوے کلین شیو کے متعلق پڑھ لئے ہونگے......

جواب ۳: شرم وحیاء تو تب آئے جب تجھ سے بے شرمو بے غیرتوں والا کام کوئی کرے جیسا کہ تو نے کیا کیونکہ تحفظ نظریات دیوبند اکادمی کراچی سے شائع شدہ **"فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن اور فقہی مقام کی حقیقت"** کے آخر میں قائد رضاخانیت شاہ احمد نورانی کو معمر قذافی کلین شیو کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے دکھایا گیا ہے تو ایک ملعون، گستاخ، مغضوب، مخنث کو امام بناتے ہوئے تیرے قائد نورانی کو شرم وحیاء نہ آئی ؟ اس کا جواب تیرا باپ آ کر دے گا ؟

جہاں تک چندوں کی بات ہے تو فضل کریم نے جو امریکا سے ڈالر کھائے اس وقت تم لوگوں کو شرم و حیاء نہ آئی یہی ڈالر فضل کریم کو راس نہ آئے اور اب انہیں جہنم کی آگ پر تپا کر اس کے جسم کو داغا جارہا ہوگا، تمہارے مولویوں نے تو سعودیوں کی طرف سے چندہ نہ ملنے پر باقاعدہ احتجاج ریکارڈ کروایا اور سعودیوں کو لتاڑا کہ یہ اقرباپروری اور تعصب کا اظہار کرکے ہمیں چندہ نہیں دے رہے (میلاد نمبر ۱۴۰۳ھ ص ۲۸۴ تاجدار حرم پبلی کیشنز) ایک طرف سعودی عرب والوں کو وہابی نجدی کہو دوسری طرف نمک حراموں ان سے چندے مانگو شرم وحیاء نہیں آتی ؟

حوالہ نمبر ۲۹: کلمہ باطل ش ۱۲ میں جامع ازہر کا ایک فتوی دیا گیا ہے جس میں لکھا ہے:

"حافظ ابن رجب حنبلی **رحمہ اللہ** فرماتے ہیں (کلمہ باطل ص:۲۳) آگے لکھا ہے:

> "بہت سارے مورخین مثلا حافظ ابن جوزی وابن کثیر اور حافظ ابن دحیہ اندلسی وحافظ ابن حجر اور خاتمۃ الحفاظ جلال الدین سیوطی **رحمہم اللہ**"
>
> (کلمہ باطل ص:۲۴)

یہاں ابن کثیر اور ابن رجب حنبلی کے ساتھ ترحم کی دعا موجود ہے اور ان کے اقوال کو سند بنایا گیا۔ مگر جب انہی ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ کا ایک قول گلے پڑگیا تو شرم وحیاء کو بالائے طاق رکھ کر ابن

رجب مرحوم پر جوفتوی داغا گیا وہ بھی ملاحظہ ہو:

''ابن رجب حنبلی نے بہجہ اور صاحب بہجہ پر جو جرح فرمائی ہے اس میں ابن تیمیہ ابن قیم اور ابن کثیر کی تعلیمات کا اثر کا فرما ہے کیونکہ ان علماء ثلاثہ کے عقائد اہل سنت کے عقائد سے میل نہیں کھاتے بہجۃ الاسرار بلکہ تصوف کی جملہ کتب میں جو عقائد درج ہیں وہ ان کے عقائد کے بالکل متصادم ہیں امام حنبلی ان سے نسبت تلمذ حاصل کرنے کے سبب اور ان کے زیر اثر رہنے کی بنیاد پر یہ بات کہہ گئے''۔ (کلمہ باطل ص ۸۰ ش ۱۲)

پہلے ابن کثیر کو رحمہم اللہ میں شامل کیا اب کہتا ہے کہ ان کے عقائد اہلسنت کے عقائد سے متصادم ہیں بریلویوں کی اگر اہلسنت سے مراد بریلویت ہے تو وہ بریلوی عقائد سے متصادم عقائد رکھنے والے کو وہابی کافر جانتے ہیں گویا مفتی ذوالفقار نعیمی کے فتوے کی رو سے جامعہ از ہر والے معاذ اللہ کافر ہوئے نیز جب حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ بھی وہابیت سے متاثر تھا تو اس کو بھی رحمہ اللہ لکھ کر جامعہ از ہر والے کافر ہوئے اب کافر کے پاس پڑھنے والا وہ مفتی جس نے یہ فتوی میثم کو بھیجا وہ بھی حرام کا رہوا کہ احمد رضا کا فتوی ہے کہ وہابیوں کے پاس بچوں کو پڑھانا حرام حرام ہے۔

اور جامعہ از ہر کے مفتیان جو کافر ہو چکے ہیں معاذ اللہ اب حشمت علی رضوی کے اصول کے تحت ان کا یہ فتوی بھی مردود ہو گیا اور میثم اور اس کی ٹیم جو ان مفتیان کو مسلمان سمجھتی ہے وہ بھی کافروں کو مسلمانوں کا نمائندہ و مسلمان سمجھ کر کافر ہو گئی۔ افسوس صفحات کی تنگی ہے ورنہ ابن کثیر، ابن تیمیہ، ابن رجب حنبلی رحمہم اللہ کی عظمت پر علماء کے ایسے اقوال پیش کرتا کہ مفتی ذوالفقار کو بھی نعیم الدین کی قبر یاد آ جاتی۔

حوالہ نمبر ۳۰: اسی جامعہ از ہر کے فتوے میں لکھا گیا:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن خوش و خرم ہونے میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں''۔ (کلمہ باطل ش ۱۲ ص ۲۶)

یہاں لکھا گیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا نبی کریم ﷺ کے ولادت کے دن

خوش وخرم ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں مگر دوسری طرف انواراللہ حیدرآبادی لکھتا ہے:

''غرض اس حادثہ جانکاہ سے کل صحابہ تک کی یہ حالت تھی کہ ان پر زندگی وبال جان ہوگئی تھی اب غور کیجئے کہ جب دوازدہم کا روز ان شیفتگان جمال نبوی ﷺ اور سوختگان آتش فراق پر آتا ہوگا تو ان کی کیا حالت ہوتی ہوگی کیا ایسی حالت میں کسی قسم کی خوشی دل میں راہ پاسکتی ہے ہرگز نہیں ایک مدت تک مسلمانوں کی تقریبا اسی قسم کی حالت رہی

(بشری الکرام فی عمل المولد والقیام مندرجہ میلاد مصطفیٰ ﷺ۔ص:۱۸۱)

میلاد مصطفیٰ ﷺ کی مرتب خود میثم بیگم ہے۔اب جامعہ از والے کہتے ہیں کہ صحابہ نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن خوش ہوتے تھے اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں مگر انواراللہ کہتا ہے کہ ان پر تو غم ورنج کا پہاڑ ان دنوں میں ٹوٹ جاتا وہ کیسے خوش ہوسکتے ہیں؟ میثم صاحبہ دونوں میں سے آپ کس کو کذاب مانیں گے جس کو بھی مانیں یاد رکھنا آپ کا اصول ہے کہ پھر اس کی تحریر کا اعتبار نہ رہے گا۔نیز یہ بھی دیکھیں کہ انواراللہ کی عبارت کی رو سے گویا جامعہ ازہر والے نبی کی وفات پر صحابہ کا خوش ہونا تسلیم کررہے ہیں معاذ اللہ اور جامعہ ازہر والوں کے پوئنٹ آف ویو سے انواراللہ صحابہ کو نبی کریم ﷺ کی ولادت پر افسردہ مان رہا ہے اور یہ دونوں کام کسی مسلمان کے نہیں ہوسکتے۔نیز انواراللہ نے اس کی وجہ تو بزعم خویش بتادی کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد میلاد کیوں نہیں منایا گیا لیکن نبی کی وفات سے پہلے تو یہ عذر ومانع نہ تھا اس ۶۳ سالہ دور حیات میں یہ جشن کیوں نہیں منایا گیا؟

(جاری ہے......)

دیوبندیوں کو دشنام طراز کہنے والے میثم رضوی سے سوال وچیلنج

میثم رضوی دیوبندیوں کو دشنام طراز کہتا ہے ہمارا میثم کو **چیلنج** ہے کہ آخر کس گالی یا دشنام کی بنیاد پر وہ ایسا کہتا ہے؟ گالی تو پیش کر انشاءاللہ اس پر حوالہ ہم تیرے ہی گھر سے پیش کریں گے اس شرط کے ساتھ کہ حوالہ آنے کے بعد تو اپنے مسلک کو بھی دشنام طرازوں کا ٹولہ قرار دے گا۔دیدہ باید

وسیم رضا خانی کی جہالتیں بجواب مولوی منظور نعمانی دیوبندی کی جہالتیں

قسط نمبر۲

وسیم رضا خانی کی جہالت ۱۰ :

''نمبر ۵ ''میں وسیم رضا خانی نے اپنی جہالت کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت منظور نعمانیؒ نے فتاوی شامی کی عبارت کو نص قطعی کہا ہے۔(کلمہ حق ص۶۲ شمارہ نمبر ۸)

الجواب:

(i) یہ وسیم رضا خانی کا جھوٹ ہے امام المناظرین رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوی شامی کی عبارت کو نص قطعی تسلیم کیا ہے۔

ذیل میں حضرت امام المناظرین، فاتح رضا خانیت کی عبارات ملاحظہ فرمائیں:

''شیطان اور ملک الموت کو جس قدر وسعت وہی جسکو انوار ساطعہ کے بدعتی مصنف مولوی عبد السمیع صاحب میرٹھی نے بہت سی روایات سے ثابت کیا ہے'' (سیف یمانی ص ۱۵)

شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر (یعنی یہ دیکھ کر کہ ان کو بعض مواقع زمین کا علم بعطائے خداوندی حاصل ہے جیسا کہ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے جو اس کے ثبوت میں مولوی عبد السمیع صاحب نے پیش کی ہیں''
(سیف یمانی ص ۱۵)

شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت (یعنی اللہ کے حکم سے بہت سے مواقع زمین کا علم ہونا) نص سے ثابت ہوئی (یعنی ان نصوص سے جو مولوی عبد السمیع نے ان دونوں کے علم کی وسعت ثابت کرنے کے لئے پیش کئے ہیں۔'' (سیف یمانی ص ۱۶)

قارئین کیا آپ کو کہیں مندرجہ بالا عبارات میں نظر آرہا ہے کہ حضرت امام المناظرین فاتح رضا

خانیتؒ نے فتاوی شامی کی عبارت کو نص قطعی کہا ہو؟ تو یہ وسیم رضا خانی کی جہالت ہے کیونکہ نصوص میں نص ظنی بھی ہوتی ہیں جو یہاں مراد ہیں۔

وسیم عباس رضا خانی کی جہالت نمبر ۱۱ :

جاہل وسیم رضا خانی صاحب کا کہنا ہے :

جب کوئی علم ذاتی مانتا ہی نہیں تو اس پر احمد رضا کی عبارات علم ذاتی کی نفی کیلئے پیش کرنے کی ضرورت کیا ہے؟

(ملخصا کلمہ حق شمارہ نمبر ۸ ص ۶۲)

الجواب :

جناب سبحان اللہ! جو علم اللہ پاک نے کسی بھی مخلوق کو نہیں دیا وہ علم ذاتی ہے تو اگر آپ کوئی ایسا علم جو اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا وہ آپ کسی مخلوق میں مانتے ہو وہ علم ذاتی ہی ہوگا اور اب چاہے آپ اس کو علم عطائی کا نام دو۔ وہ علم ذاتی کے ہی زمرے میں شمار ہوگا لہٰذا جاہل وسیم رضوی صاحب! احمد رضا کی عبارات پیش کرنے کا مقصد صاف ظاہر ہے۔ تو جہالت آپ کی ہے جو آپ فاتح رضا خانیت مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ پر تھوپنے کی کوشش کر رہے ہو۔

وسیم عباس رضا خانی کی جہالت نمبر ۱۲ :

وسیم عباس رضا خانی صاحب کا کہنا ہے کہ

”جن کو دلیل اور سوال کا فرق نہیں آتا وہ دیوبندی جماعت کے مناظرین متکلمین ومفسرین ہیں“

(ملخصا کلمہ حق شمارہ نمبر ۸ ص ۶۳)

الجواب:

اب اس جاہل وسیم عباس رضوی کو کون سمجھائے کہ

۱۔ بعض اوقات سوال کی صورت میں بھی سوال کا جواب ہوتا ہے۔ بعض اوقات دلیل سوال کی صورت میں بھی موجود ہوتی ہے۔

۲۔ کیا سوال کے اندر دلیل آپ کو نظر نہیں آتی کہ

کیا تداعی ودیگر اہتمامات کسی امر مباح یا مستحسن کیلئے تقرع فقہاء حنفیہ مکروہ نہیں؟

(سیف یمانی ص ۲۳)

مطلب یہ ہے کہ فقہا حنفیہ کی تصریح سے تداعی و دیگر اہتمامات کسی امر مباح یا مستحسن کیلئے مکروہ ہے۔تو کیا فقہاء حنفیہ کی بات دلیل نہیں؟

اگر احناف اس کے خلاف کہتے ہیں تو بریلوی علماء ان کے اقوال پیش کر کے حضرت نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل کو توڑتے۔

وسیم عباس رضا خانی کی جہالت نمبر ۱۳ :

وسیم عباس رضا خانی لکھتا ہے:

مسلم شریف کی حدیث کا جو حوالہ نعمانی صاحب نے دیا ہے وہ من گھڑت ہے کہ نماز کی چاشت کے اہتمام کو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے بدعت کہا (ملخصا کلمہ حق شمارہ نمبر ۸)

الجواب :

الزامی جواب :

۱۔ مولوی احمد رضا خان صاحب نے جو احادیث پاک پر جھوٹ بولا ہے وہ آپ کو نظر نہیں آیا؟

نبی علیہ السلام سے گائے کا گوشت کھانا ثابت نہیں۔(ملفوظات ص ۳۳)

جبکہ مسلم شریف کی حدیث سے گائے کا گوشت کھانا ثابت ہے۔یہ آپ کو احمد رضا خان کا نبی علیہ السلام کی ذات پر جھوٹ اور الزام لگانا نظر نہیں آتا؟ یہاں پر آپ کی زبان بالکل نہیں چلتی؟ آپ کا قلم احمد رضا کے خلاف کیوں حرکت میں نہیں آیا؟

۲۔ احمد رضا خان کذاب نے جو آیت بیان کی ہے

"امنت بالذی امنت بہ بنو اسرائیل"

کیا ان الفاظ کے ساتھ قرآن پاک سے یہ آیت دکھائی جا سکتی ہے؟ کیا یہ احمد رضا خان نے خود گھڑ لی ہے؟

۳۔ احمد رضا خان جو یہ لکھتا ہے :

داڑھی منڈانے (جیسا میثم رضوی از ناقل) اور کتر وانے والا فاسق معلن ہے اسے امام بنانا گناہ ہے فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں۔حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی عیدیں وارد ہیں اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔نبی ﷺ کے مخالفوں (یعنی

ابو جہل، عتبہ، شیبہ، ابولہب از ناقل) کے ساتھ اس (میثم از ناقل) کا حشر ہوگا'' (احکام شریعت ص۱۸۲)

کیا ہے دنیا میں کوئی رضا خانی ملا؟ کیا ہے احمد رضا کا کوئی روحانی کتا؟ کیا ایسا رضا خانی موجود ہے؟ جو احمد رضا کے اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کو کوشش کرے اور وہ حدیث پاک پیش کرے جس میں داڑھی منڈے پر ارادہ قتل اور غضب کی وعید موجود ہو؟ کیا حدیث پاک پر یہ جھوٹ نہیں ہے؟ کیا نبی علیہ السلام پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والا جہنمی نہیں؟ اگر آج اختر رضا خان ازھری احمد رضا کا وارث زندہ ہے تو کہو اس کو کہ اپنے احمد رضا کو جہنمی کہو، لعنت بھیجو کہ یہ شخص نبی علیہ السلام کی حدیث پاک کا نام لے کر جھوٹ بولتا رہا، نبی علیہ السلام کی طرف جھوٹ منسوب کرتا رہا۔

میثم رضوی، حنیف قریشی، ظہور احمد جلالی، یوسف رضوی، سعید احمد اسعد، اشرف سیالوی، طاہر القادری، حسن علی رضوی، عبدالمجید سعیدی سب رضا خانیوں کو کہا جاتا ہے کہ

شرم کرو! آج نبی علیہ السلام کی طرف منسوب کرکے جھوٹ بولنے والے کو اپنی تحریروں وتقریروں میں جہنمی کہو۔ احمد رضا کو جہنمی لکھو، احمد رضا کو جہنمی بولو۔ ہم بھی تو دیکھیں تم عاشق رسول ہو کتنے؟ لاؤ رضا خانیوں! وہ حدیث لاؤ جس میں داڑھی منڈانے والے پر ارادہ قتل اور غضب کی وعید ہو۔ اور جب لا دو تو اپنے اس مخنث قائد میثم کا منہ کالا کرکے لاہور کی گلیوں میں گھما کر اسے شرم دلاؤ کہ اپنے باپ کے اس فتوے پر ہم عمل کررہے ہیں تجھ پر نبی ﷺ نے قتل کا ارادہ کیا ہے لہٰذا آج ہمیں تجھے کتے کی موت مار کر اپنے عشق رسالت ﷺ کا ثبوت دیں گے۔

؎

شرم تم کو مگر نہیں آتی

پیش کرو وہ حدیث جس میں داڑھی منڈانے والے پر ارادہ قتل اور غضب کی وعید یں ہو۔ صرف محمد عربی ﷺ پر جھوٹ بولنے پر ہی احمد رضا کی بس نہیں ہوئی بلکہ قرآن عظیم جیسی عظیم کتاب پر بھی جھوٹ بولا کہ

''قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے''

رضا خانیو! وہ آیت پیش کرو جس میں داڑھے منڈے پر لعنت موجود ہے؟ اور سیاہ قلم سے میثم کی پیشانی پر ملعون کا لکھ کر اپنے باپ کے فتوے کو زندہ کردو

؎

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

۴۔ نعیم الدین مرادآبادی۔ رضا خانی عالم و مفسر لکھتا ہے :
قرآن پاک میں جا بجا انبیائے کرام کو بشر کہنے والوکو کافر کہا گیا ہے۔ (خزائن العرفان ص ۵)
ہم رضا خانی حضرات سے عرض کرتے ہیں کہ قرآن پاک کے جا بجا مقامات تو چھوڑو آپ کوئی ایک آیت پیش کرو جس میں موجود ہو کہ انبیاء کرام کو بشر کہنے والے کو کافر ہے، کہا گیا ہو؟ اگر نہ پیش کرسکو تو قرآن عظیم پر جھوٹ بولنا بند کردو۔ اللہ پاک سے ڈرو۔ قرآن پاک پر جھوٹ مت بولا کرو۔

تحقیقی جواب :

اجمل سنبھلی صاحب اور اس کی اندھی تقلید میں سرقہ باز وسیم رضوی جو بالکل ہی اثر کا انکار کرتے ہیں ان کے ماننے والوں کیلئے:

۱۔ غلام رسول سعیدی صاحب شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں :
حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے مسجد میں چاشت کی نماز پڑھنے کو بدعت قرار دیا ہے اور منقول ہے کہ
حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابن مسعود چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے اس کی وجہ ہے کہ ان حضرات کو یہ خدشہ تھا کہ اگر ہر روز التزام کے ساتھ چاشت کی نماز مسجد میں پڑھی گئی تو لوگ اس کو فرض کے مشابہ قرار دے لیں گے (شرح صحیح مسلم جلد دوم ص ۴۳۱)

۲۔ شرح صحیح مسلم میں علامہ نوویؒ لکھتے ہیں کہ **واما اصح ابن عمر انه قال فی الضحے ھی بدعة .. علے ان صلو تها فی المسجد و اتنظاهر بها کما کانو یفعلونه بدعةلا ان اصلها فی البیوت ونحوها مذموم**

(شرح صحیح مسلم جلد اوّل ص ۲۴۹)

۳۔ اب آیئے اجمل سنبھلی کی جہالت اور وسیم عباس رضا خانی کی جہالت کی طرف جنہوں نے یہ کہا کہ

”مسلم شریف کا حوالہ غلط دیا ہے اور ابن عمرؓ سے کوئی اثر کہیں بھی منقول نہیں ہے۔ کسی حدیث کی کتاب میں ایسا اثر موجود نہیں“
(ملخصا رد سیف یمانی ص ۶۷، کلمہ حق شمارہ ۸)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

”وحدثنا اسحق بن ابراهیم اخبرنا عن منصور عن مجاهد قال دخلت انا وعروة ابن الزبیر المسجد فا ذا عبد الله ابن عمر جالس الی حجرة عائشه والناس یصلون الضحی فی فسالناه عن صلاتهم فقال بدعة

(صحیح مسلم جلد اوّل ص ۴۰۹)

یہ ہے بریلوی علماء ومناظرین کی علمیت کے ڈھول کا پول!
یہ ہے اجمل سنبھلی اور وسیم عباس رضوی کی جہالتوں کی داستان!

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جب چیرا تو خون کا اک قطرہ بھی نہ نکلا

اسی حدیث پاک کی شرح میں علامہ نوی لکھتے ہیں کہ

”ان مراد ان اظهارهافی المسجد والاجتماع لها هوا البدعة لا ان اصل صلوة الضحی بدعة“

(شرح صحیح مسلم ص ۴۰۹ جلد اوّل)

جیسا کہ غلام رسول سعیدی بھی نقل کرتا ہے کہ:

”علامہ نووی نے اس کی توضیح میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کا مطلب یہ تھا کہ چاشت کی نماز کیلئے مسجد میں جمع ہونا اور اس کا اظہار کرنا بدعت ہے“(شرح صحیح مسلم جلد دوم ص ۴۸۱)

آگے خود غلام رسول سعیدی نے امام نووی پر جھوٹ بولتے ہوئے ”بریلوی تشریح“ ان کے سر ڈالنے کو کوشش کی ہے

شرم تم کو مگر نہیں آتی

یہ ہے خائن بریلوی ملاّ مفسر کا حال حدیث کے نام پر جھوٹ تم بولو الزام ہم کو دو شاید انصاف نام کی چیز ہی بریلویت کے پاس موجود نہیں ہے۔

(جاری ہے......)

عقیدہ ختم نبوت اور رضاخانیت

(ٹرررر محمد فاروق کے مضمون ''دیو بندیوں کے عقید ختم نبوت کے ڈھول کا پول'' کے جواب میں رضاخانی ڈھول توڑ مضمون)

برادران اہل السنۃ والجماعۃ! قرآن وحدیث کے واضح دلائل اس پر موجود ہیں کہ ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ کسی قسم کا بھی جدید نبی نہیں آئے گا کیونکہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ اور اس ختم نبوت کی حفاظت میں علماء اسلام اور مسلمانوں نے سر دھڑ کی بازی لگائی تھی لگا رہے ہیں اور قیامت تک لگاتے رہیں گے انشاء اللہ۔ اگر کل مسیلمہ کذاب جیسے ختم نبوت کے منکر اور نبوت کے داعی اٹھے تو اس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ان کا سد باب کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے اور محافظ ختم نبوت کہلائے۔ اور آج اگر مرزا قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا اور مرزائیوں نے ختم نبوت کے انکار کی آواز اٹھائی تو دارالعلوم دیوبند کے تربیت یافتہ علماء ومناظرین اور ان کے عوام نے منکرین ختم نبوت کے سیلاب کے سامنے سد سکندری بن کر کھڑے ہو گئے، تحریک احرار چلی، تحریک ختم نبوت چلی اور ان سب کی مرکزی قیادت علماء دیوبند کے حصہ میں آئی۔ پاکستان میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے میں اصل ہاتھ علماء دیوبند کا ہے یہ مفتی محمود دیوبندی ہی تو تھے جنہوں نے پارلیمنٹ میں قادیانی محضر نامے کا جواب دیا اور یہ علماء دیوبند ہی تو تھے جنہوں نے قادیانی محضر نامے کا جواب تیار کیا۔ مگر اس سب کو جھٹلاتے ہوئے علماء دیوبند سے اپنے موروثی بغض وعناد میں شرم وحیاء سے عاری خوف خدا سے بے پروا کلمہ حق جو حقیقت میں کلمہ باطل ہے کے شمارہ نمبر ۳ میں ''دیوبندیوں وہابیوں کے عقیدہ ختم نبوت کے ڈھول کا پول'' از ڈاکٹر محمد فاروق (ڈیرہ غازی خان) پڑھ کر دلی افسوس ہوا کہ جن لوگوں نے ساری زندگی عقیدہ ختم نبوت کیلئے مصائب وآلام برداشت کئے ماریں کھائیں جیلیں کاٹیں اللہ کی راہ میں جانیں دیں یہ گیارہویں کے حلوے کے بھوکے کس ڈھٹائی سے انہی کو ختم نبوت کا منکر کہہ رہے ہیں۔ افسوس ہے امت رضائیہ کے اس قلم کار پر جس نے محض کلمہ حق کے صفحات پر اپنے نام آنے کے شوق میں تاریخ سے منہ موڑتے ہوئے حقیقت میں اپنے قلم سے اپنا ہی منہ سیاہ کیا ہے جیسا کہ آگے انشاء اللہ آجائے گا۔

کلمہ حق اور بریلوی جعلی ڈاکٹر کی تخریب

کلمہ حق شمارہ ۳ ص ۷۰ پر محمد فاروق لکھتا ہے:

''جس میں اصولی مباحث کو چھپا کر فروع کی آڑ میں تخریب کاری کا بازار گرم کیا جا رہا ہے''۔

جواب: اس اصول کے تحت اگر آپ کو ملے گا تو بریلوی ملاں ہی کے لٹریچر بھرے پڑے ہوئے ملیں گے انہی مسائل سے جسے یہ خود لایعنی فروعی مسائل قرار دے رہے ہیں، سڑکوں پر سائن بورڈ نظر آئیں گے تو انہی مسائل، کانفرنس ہوگی تو انہی مسائل پر، پمفلٹ تقسیم ہوں گے تو انہی مسائل پر رسائل و کتب ان مسائل سے بھری پڑی ہیں ڈاکٹر رررر کو چیلنج ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں اپنے کسی ایک جلسہ کا نام بتائیں جس کا عنوان ہو کہ دیوبندی نبی کریم ﷺ کے گستاخ ہیں معاذ اللہ لہٰذا انہیں کافر قرار دیا جائے۔۔۔تو رضاخانی صاحب کیا یہ سب رضاخانی کٹ ملاں آپ کے اصول کے تحت تخریب کار بن گئے؟

کلمہ حق اور رضاخانی علماء کا تضاد

فاروق رضاخانی المختاری لکھتا ہے:

اتنا تو اکابرین دیوبند کو بھی معلوم ہے کہ جن مسائل کو چھیڑا جا رہا ہے وہ محض فروعی ہیں (کلمہ باطل ۳۔ص ۷۰)

جواب: اگر یہ مسائل فروعی ہیں تو بتاؤ کہ انہی مسائل کی بنیاد پر مقیاس حنفیت جاء الحق اور دیگر کتب میں کافر جہنمی گستاخ کے فتوے کیوں لگائے جا رہے ہیں؟

ع زبان کچھ کہتی ہے قلم کچھ کہتا ہے

کلمہ حق اور رضاخانی اکابر پر فتوی بازی

کلمہ حق شمارہ نمبر ۳ ڈاکٹر ررر محمد فاروق نے امام المناظرین کی عبارات پر موجود ختم نبوت کی توضیح کو خود تراشیدہ اور نیا عقیدہ قرار دیا ہے۔گر خاتم النبیین کا معنی صرف اور صرف آخری نبی ہی کرنا ہے اور اس معنی کے ساتھ ساتھ کوئی دوسرا معنی بتانا کفر اور عقیدہ ختم نبوت کا انکار ہے تو ذرا اپنے اکابر کا منہ بھی کالا کیجئے۔

مولوی نقی علی خان رافضی لکھتا ہے:

''جو اس لفظ کو موجب قرات عاصم رحمۃ اللہ علیہ خاتم النبیین بفتح تا پڑھیں تو

ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہوتا ہے کہ سوا آپ کے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہ ہو مہر سے اعتبار بڑھاتا ہے اور آپ کے سبب پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوئی اور آپ انبیاء کی زینت ہیں''۔
(الکلام الاوضح۔ص:۲۰۲)

پیر جماعت علی شاہ کے فرزند اکبر سید محمد حسین شاہ صاحب جماعتی لکھتے ہیں:

''جن اوصاف حمیدہ اخلاق جمیلہ فضائل حسنہ شمائل برگزیدہ مکارم اخلاق سے انبیاء کرام خالی تھے وہ سب کے سب حضور ﷺ میں پائے جاتے ہیں اور آپ ہر طرح سے کامل و مکمل تھے ختم نبوت کے یہی معنی ہیں کہ نبوت آپ کے ذریعہ سے تکمیل کو پہنچ گئی''۔(افضل الرسول ﷺ۔ص:۱۳۰)

اس کو مدون کرنے والا مولوی صادق قصوری اور مقدمہ لکھنے والا پیر کرم شاہ الازہری ہے۔

مولانا ذاکر خلیفہ مجاز خواجہ ضیاء الدین سیالوی کی ادارت میں شائع ہونے والے مجلّہ میں ہے:

''ختم نبوت سے مراد قطع نبوت یا انقطاع رسالت نہیں بلکہ تکمیل نبوت و عبدیت رسالت ہے یعنی نبوت اس کا گر حیات میں اپنے تمام ارتقائی منازل طے کر کے جس نقطہ عروج پر پہنچی اس کا نام جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہے''(الجماعہ نومبر دسمبر ۱۹۶۱ ج ۱۳ ش ۸ ص ۱۰)

بتاو اگر ختم نبوت کے معنی آخری نبی کرنے کے ساتھ ساتھ کوئی اور معنی کرنا اس آیت میں تحریف اور ختم نبوت کا انکار کرنا ہے تو کیا یہ سب محرف اور منکرین ختم نبوت ہیں؟ اور اب تک جو ان کتابوں کو پڑھتے ہوئے آئے ہیں اور سکوت کیا ہے کیا وہ سب بھی منکرین ختم نبوت ہوئے کہ نہیں؟ نیز ختم نبوت ذاتی و ختم نبوت زمانی کذاب وقت غلام مہر علی چشتی نے اپنی بدنام زمانہ کتاب ''دیوبندی مذہب'' میں اس تقسیم کو مانا ہے تو اس کذاب پر کیا فتوی ہے؟

اعتراض ۲:

''مسئلہ ختم نبوت بمعنی آخرالنبیین کا مسئلہ ضروریات دین وقطعیات سے ہے اس موقعہ پر ایسی امثلہ کا پیش کرنا ایسے ہی ہے جیسے قل ھو اللہ احد کے معنی میں یہ کہنا کہ مشہور معنی تو یہی ہے جو کہ اہل اسلام میں راجح ہے مگر اس کا دوسرا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے''(کلمہ باطل ص ۳۷ شمارہ ۳)

جواب: آپ کو شائد یاد نہیں کہ قل ھو اللہ احد کے بارے میں آپ کے بابا جان احمد رضا خان

نے کہا ہے کہ قل ھواللہ احمد نبی علیہ السلام کی نعت ہے تو مشہور معنی کو چھوڑنے والا تو احمد رضا خان ہوا باقی امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ پیش کرنا آپ کیلئے مفید نہیں کیونکہ ہمارے اکابر یا علماء نے جو یہاں کہا ہے وہ مفاہیم قرون ثلاثہ میں موجود ہیں لہذا ہمارا کوئی نیا عقیدہ نہیں ہے۔ کیا ختم نبوت ذاتی کا عقیدہ نیا عقیدہ ہے؟ کیا ختم نبوت مرتبی کا ماننا ٹھیک نہیں ہے؟

بریلوی مناظر کذاب زمانہ غلام مہر علی آف چشتیاں اپنی بدنام زمانہ کتاب میں لکھتا ہے:

''گویا یقیناً حضور ذاتی و زمانی ہر طرح خاتم النبیین ہیں''۔ (دیوبندی مذہب ص ۱۷۱)

آگے لکھتا ہے:

''اور ہر طرح حضور کی ختم نبوت ذاتی پر سینکڑوں دلائل بھی موجود ہیں''۔ (دیوبندی مذہب ص ۱۷۲)

ایک جگہ لکھتا ہے:

''نیز یقیناً حضور کی خاتمیت ذاتی تو بے شمار دوسرے دلائل سے ثابت ہے جس پر سب کا ایمان ہے'' (دیوبندی مذہب ص ۵۹۸)

تو حکیم پھکی شاہ صاحب آپ ذرا اس ڈھول کا پول بھی کھولیں یا اپنی ڈاکٹری کی ساری پھکیاں ہمارے سامنے ہی بیچنے ہیں؟ مگر یاد رکھئے گا ہم بھی پوسٹ مارٹم کرنے کے ماہر ہیں۔

(۳) ڈاکٹر محمد فاروق لکھتا ہے:

''سر دست ہمارا سوال یہ ہے کہ جب بقول منظور نعمانی حصر ثابت ہی نہیں حتی کے حصر کا قول نہ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کیا نہ ہی تابعین عظام نے حصر کا دعوی کیا حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کیسی کیلئے گنجائش ہی نہ چھوڑی تو پھر خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین ضروریات دین سے کیسے ہوگیا اور اس کا منکر کافر کس دلیل کی بنیاد پر ہوگیا؟ (کلمہ باطل ش ۴ ص ۷۹)

جواب: کچھ عرض کرنے سے پہلے میں رئیس المناظرین ابن شیر خدا حضرت علامہ مولانا مرتضی حسن چاندپوریؒ کے چند فقرات نقل کرنا چاہتا ہوں:

> ''اور یہ بات کہ حضرت ممدوح اس مقام پر خاتمیت ذاتی ہی کو بیان فرما رہے ہیں یہ تو وہ مضمون ہے کہ اس کے ذکر ہی کی حاجت نہیں کیونکہ تحذیر الناس کا تو موضوع ہی یہ ہے اور ساری کتاب ہی اس سے بھری

ہوئی ہے‘‘۔(السحاب المدرار فی توضیح اقوال الاخیار ص ۲۱)

’’حضرت مولانا قدس سرہ العزیز یہ فرماتے ہیں کہ عوام آپ کیلئے صرف خاتم زمانی ہونا ثابت کرتے ہیں مگر ظاہر ہے کہ اس وصف میں بالذات کمال نہیں کیونکہ اس صورت میں پہلے زمانہ میں شرافت تسلیم کی جائے گی اور پھر یہ کہا جائے گا کہ چونکہ آنحضرت ﷺ فلاں زمانہ مشرفہ اور برگزیدہ میں تشریف لائے اس وجہ سے بھی آپ مشرف اور برگزیدہ ہے حالانکہ زمانہ اور مکان سب کو فرخ عالم ﷺ ہی کی ذات مقدسہ کی وجہ سے شرافت ہے۔یعنی جس زمانہ میں سرور عالم ﷺ جلوہ افروز ہوئے وہ زمانہ تمام زمانوں سے افضل ہوگیا اور جس مکان و شہر میں حضور ﷺ نے قدم رنجہ فرمایا وہ عالم کے تمام امکنہ سے اشرف ہوگیا تو پچھلے زمانے میں آنا باالذات فضیلت نہیں ہاں بالعرض اس میں بے شک فضیلت ہے جس کا انکار نہیں‘‘۔(السحاب المدرار ص ۲۶)

اس کے بعد میں عرض کرنا چاہتا ہوں:

(۱)ختم نبوت زمانی کا ثبوت قطعی یقینی قرآن سے احادیث جو معنی متواترہ ہیں اجماع سے ملتا ہے اس کا منکر کافر ہے

(۲)جیسے ختم نبوت زمانی کا وصف ثابت ہے اس سے اعلی درجے کا وصف بھی ثابت ہے جس کو ختم نبوت ذاتی کہتے ہیں۔ختم نبوت ذاتی یہ ہے کہ تمام عالم کو جو نعمت ملتی ہے یا ملتی ہے یا ملے گی وہ سرور دو عالم ﷺ کے فیض اور ذریعہ سے اور وسیلے سے ملی اور دنیا میں جس قدر اور دنیا میں جتنی بھی نعمتیں ملتی ہیں ان کا سلسلہ آپ ﷺ کی ذات والا صفات پر ختم ہو جاتا ہے تو جس قدر انبیاء سابقین کو نعمت نبوت ملی آپ ہی کے ذریعہ سے ملی (السحاب ص ۲۳)

(۳)احمد سعید کاظمی لکھتا ہے:

’’قرآن کو لاکھ بار پڑھ جائے، ختم ذاتی اور نبوت بالذات کا کوئی ذکر آپ کو نہ ملے گا کہ آج کسی مفسر، محدث، یا متکلم و مجتہد نے ان باتوں کا ذکر کیا‘‘۔(مقالات کاظمی ص ۳۸۰)

لوڈاکٹر صاحب آپ کے غزالی زماں تو ادھر ختم نبوت ذاتی ہی کو ماننے کیلئے تیار نہیں اور آپ کے

مناظر اعظم غلام مہر اپنی سراپا کذب کتاب دیوبندی مذہب میں لکھتا ہے کہ
ختم نبوت ذاتی پر سینکڑوں دلائل موجود ہیں۔ (دیوبندی مذہب ص ۱۷۱۔۱۷۲، ۵۹۸)
تو یقیناً حضور ذاتی و زمانی ہر طرح خاتم النبیین ہیں (دیوبندی مذہب ص ۱۷۱)
شان رضا قادری کہتا ہے کہ ایک اہم مسئلہ میں اختلاف ابلیسی مذہب میں ہوتا ہے تو کیا ان دونوں مولویوں کو آپ ابلیس تسلیم کروگے؟ یا یہ منہ بھر گالیاں ہمارے لئے رکھ چھوڑی ہیں۔

حکیم پھکی شاہ کا جھوٹ

''یہاں تک تو یہ معلوم ہو گیا کہ ان کے اکابرین کے ختم نبوت کے خلاف
کیسے کیسے عقائد تھے بالاخر جو بیچارے راہ گیر مقام''۔
(کلمہ باطل ش ۴ ص ۸۱)

جبکہ یہ شخص اب تک صرف حصر والی ہی عبارت پیش کرتا رہا جو نہ ختم نبوت کے خلاف ہے اور نہ ''عقائد'' ہیں بلکہ ایک ہی مفہوم کی عبارات کو بار بار لکھتا رہا جن کو ''عقائد'' (جمع) نہیں کہا جا سکتا جس کو عقائد وعقیدہ عبارت وعبارات میں فرق معلوم نہ ہو وہ ہمارے اکابر کی کتب کو کیا سمجھے گا۔ اب ہونا تو یہ چاہئے کہ اگر رضا خانیوں کو واقعی حصر حقیقی کا دعوی ہے تو اپنے دعوے کے ثبوت پر دلایل دیں مگر الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

احمد سعید کاظمی بمقابلہ پیر کرم شاہ

پیر کرم شاہ اپنی کتاب میں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی درج ذیل عبارت

''کمالات مصطفوی کا کھلا اعتراف''

کے عنوان سے لکھتے ہیں:

''یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں سو آپ کے اور نبی
موصوف بوصف بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے اور آپ کی
نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہوتا ہے غرض آپ جیسے
نبی الامۃ ہیں ایسے ہی نبی الانبیا بھی ہیں''۔
(تحذیر الناس میری نظر میں ص ۲۷)

اس عبارت کی تائید میں لکھتے ہیں:

’’علماء اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے(ایضاص ۲۷)

جبکہ کاظمی صاحب اس کو نہ تسلیم کرنے کیلئے تیار نہ اکابر و علماء اہلسنت کا عقیدہ ماننے کیلئے تیار۔ بلکہ اس کو اسلام کے خلاف عقیدہ قرار دیتے ہیں۔ جبکہ پیر کرم شاہ کی عبارت کی رو سے کاظمی نبی کریم ﷺ کے کمالات کا منکر ہے۔ تو ثابت ہوا کہ کاظمی صاحب ختم نبوت ذاتی کا انکار کرتے ہیں اور اس پیر کرم شاہ اور اس کے مدرسے کے استاذ مولوی غلام مہر علی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ فیصلہ اب میثم رضوی اور جعلی ڈاکٹر فاروق جیسے حضرات کہ ان میں جھوٹا کون ہے سچا کون ہے مگر فیصلہ ایسا کرنا کہ کہیں تم خود مزید ایک اور کفر کے فتوے تلے نہ دب جاو۔

حکیم پھکی شاہ کے سوالات

سوال نمبر۱: کیا واقعی خاتم النبیین کا بمعنی آخر النبیین میں حصر کرنے والا خلاف قرآن و حدیث و صحابہ کٹر بدعتی ہے۔

جواب: جناب لگتا ہے موصوف کو سوال کرنے کی بھی سمجھ نہیں۔ اپنے سوال کو ذرا غور سے پڑھیں کہ آپ کا سوال آپ کے مضمون کے مطابق ہے یا الٹ؟ اگر آپ یہ کہنا چاہتے ہیں جیسا کہ سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ خاتم النبیین میں حصر نہ کرنے والا خلاف قرآن و حدیث وصحابہ بدعتی ہے یا نہیں؟ تو گذارش ہے کہ خاتم النبیین میں جب حصر حقیقی ثابت ہوجائے گا تو اس کا خلاف کرنے والا واقعی بدعتی ہوگا، جب حصر حقیقی ہی نہ ملے گا تو فتوی کیسا؟ کیونکہ بعض اوقات مفہوم تو موجود ہوتا ہے مگر عرف میں اس کا نام یا بطور اصطلاح جو اس کا نام معروف ہوجاتا ہے اس نام سے وہ مفہوم مذکور نہیں ہوتا۔

سوال نمبر۲: اگر اس آیت میں حصر نہیں تو اس کا منکر کافر کیوں اور کس دلیل سے؟

جواب: ختم زمانی ضروریات دین میں سے ہے اور اس کا ثبوت قرآن و حدیث۔ اجماع امت سے ہے امت میں یہ عقیدہ تواتر سے ثابت ہے۔ اس آیت کا معروف معنی خاتم النبیین زمانی ہے جو مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سمیت اکابر اہلسنت کو مسلم ہے اور یہ معنی تواتر سے ثابت ہے لہذا یہ آیت بھی منکرین ختم نبوت کے خلاف ہے یہ کہاں ضروری ہے کہ کوئی عقیدہ ضروریات دین میں سے بنتا ہی تب ہے جب اس آیت میں حصر حقیقی موجود ہو۔

سوال نمبر۳: اگر اس آیت میں حصر ہے تو اس کے منکر پر شرعی فتوی کیسا؟

جواب: اگر آیت میں حصر حقیقی ہے تو اس حصر حقیقی کے منکر پر فتوی یقیناً ہوگا۔
سوال نمبر۴: کیا منظور نعمانی مرزا غلام احمد قادیانی بازو دست راست و وکیل اعظم نہیں؟
جواب: **لعنة الله علی الکاذبین**۔نہیں ہے۔
بریلوی علماء و اکابر کے عقائد ختم نبوت کے خلاف

(۱) مسئلہ امکان نظیر و ختم نبوت

یہ بریلوی ملاں بخوبی جانتے ہیں کہ پیر مہر علی شاہ اور ان کے مریدین کا عقیدہ تھا کہ امکان نظیر کا عقیدہ بھی درست عقیدہ ہے اور اس کا قائل بھی عنداللہ ماجور ہے
(ملخصا عجالہ بر دو سالہ، فتاوی مہریہ، مناظرہ جھنگ)
جبکہ دیگر جید بریلوی مفتیان کرام اس کو ختم نبوت کے منافی عقیدہ قرار دیتے ہیں۔
(تقدیس الوکیل، دیوبندی مذہب)
تو کیا پیر صاحب مرزا قادیانی کے دست وراست اور وکیل اعظم نہ ہوئے؟

(۲) اثر ابن عباس اور ختم نبوت

یہ بات بھی بریلوی مناظرین کے علم میں ہے کہ غلام دستگیر قصوری اس زمین میں اور اس زمین کے علاوہ باقی زمینوں میں حضرت محمد عربی ﷺ اور دیگر انبیاء کے آنے کو جائز قرار دیتا ہے اور اس کو بریلویت کا عقیدہ قرار دیتا ہے (تقدیس الوکیل)
جبکہ غلام رسول سعیدی تبیان القرآن میں اور باقی علماء بریلی اس کے سخت خلاف ہیں اسے عقیدہ ختم نبوت کے منافی قرار دیتے ہیں۔

(۳) روایت میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا اور مولوی سیالوی

بعض حضرات یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا کہ
انی عند الله لمکتوب خاتم النبیین و آدم لمنجدل فی طینته
اس بارے میں گذارش ہے کہ اس حدیث سے استدلال درست نہیں کیونکہ اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی ہے تو آپ خاتم الانبیاء کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے

متصف تھے تو بعد میں ایک لاکھ ۲۶ ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہوئے اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا

(تحقیقات ص ۳۹۳۔۳۹۴)

اس کتاب کا مصنف بریلوی اشرف العلماء سیالوی ہے اس کتاب پر جید بریلوی اکابر کی تقریظات ہیں۔

جبکہ باقی بریلوی اس کے برخلاف بات کو ٹھیک قرار دیتے ہیں اس روایت کو صحیح تسلیم کرتے ہیں دیکھئے (۱) نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ (۲) تنبیہات (۳) نبوت مصطفیٰ اور جمہور کا عقیدہ (۴) خلاصہ الکلام وغیرھا اب یہ سارے سیالوی اور تائید کنندگان کی رو سے تحذیر الناس کو درست مان کر عقیدہ ختم نبوت کے منکر قادیانیوں کو ایجنٹ ہو گئے ہیں۔

(۴) اثر ابن عباس کی توثیق اور عقیدہ ختم نبوت

غلام نصیر الدین سیالوی اور اس کی قبیل کے بریلوی علماء یہ بات لکھتے ہیں کہ اگر نانوتوی ختم نبوت کے قائل تھے تو اثر ابن عباس کی صحت کو کیوں تسلیم کرتے اس کو درست مان لینا ہی ختم نبوت کا انکار ہے۔(ملخصا عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ج ۲، تحذیر الناس اور ختم نبوت)

جبکہ دوسری طرف بریلویوں کے شہنشاہ ولایت خواجہ غلام فرید اس کو درست تسلیم کرتے ہیں۔
(مقابیس المجالس) اس کے علاوہ غلام رسول سعیدی نے تبیان القرآن ج ۱۲ میں کئی محدثین کے اقوال پیش کئے جنہوں نے اس اثر کو درست تسلیم کیا ہے، تو کیا یہ سارے ختم نبوت کے منکر ہو گئے؟

خلاصہ بحث

نمونہ کے طور پر وقت کی تنگی کی وجہ سے مختصر بحث کی ہے دل تو بڑا چاہ رہا ہے کہ تحذیر الناس کے حوالے سے ایک الگ رسالہ لکھ دوں اور اس کے علماء وعوام کی عدالت میں پیش کر کے اب تک رضاخانیوں کے کئے گئے لایعنی اعتراضات کی حقیقت کھول دوں ۔فی الحال تفصیل کیلئے استاذ العلماء حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب کی مایہ ناز کتاب **"حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ"** کا مطالعہ فرمائیں۔

(جاری ہے......)

شان اسلم عطاری یعنی شانِ رضا قادری کا پوسٹ مارٹم

مدنی (حق فورم یوزر)

قارئین اہلسنۃ والجماعۃ! کچھ عرصہ سے نام نہاد کلمہ حق کو ''شان رضا قادری'' کے نام سے ایک نیا مضمون نگار ملا ہے جس نے آتے ہی علماء دیوبند پر تبرا بازی شروع کر دی اس لئے ہم نے سوچا کہ کیوں نہ چمارڑ کو اس کی اصلیت دکھا دی جائے اور اتنے بڑے بڑے علماء پر دشنام طرازی کرنے والے اس بے لگام رضا خانی کا اپنا حدود اربعہ معلوم کر لیا جائے کہیں ایسا تو نہیں کہ

انف فی الماء و است فی السماء والا قصہ نہ ہو۔ سو ملاحظ ہو۔

شان رضا کا اصلی نام: محمد شان اسلم عطاری ہے

والد کا نام: محمد اسلم ہے

رہائش: لاہور

کسی زمانے میں یہ جاہل وعلم سے کورا انٹرنیٹ پر **شان اسلم** کے نام سے وارد ہوا تھا اور مناظر بننے کے چکر میں تھا۔ شومئی قسمت سے itdunya.com نامی ویب سائٹ پر ایک دیوبندی سے پالا پڑ گیا پھر کیا تھا ایسے ذلیل ہوئے کہ خدا کی پناہ۔ اس علم غیب کے مباحثہ سے فرار ہونے کے بعد **نور و بشر** پر ٹاکرا ہو گیا اس میں وہ ذلت و رسوائی دیکھنی پڑی جو آج بھی Haqforum.com میں بریلوی سیکشن میں **مسئلہ نور و بشر** کے نام سے محفوظ ہے۔ وہاں سے ذلت اٹھانے کے بعد پہلے **''حنفی مسلم''** ہوئے پھر **''شان رضا''** ہو گئے۔ اس کی اس ذلت آمیز شکست پر خود انٹرنیٹ پر ایک سابقہ رضا خانی بریلوی کو ان سے رابطہ کرنا پڑا اور انہیں کہا کہ وہ اس بحث کو چھوڑ کر نہ جائیں مسلک کی اس سے بڑی بدنامی ہو گی تو موصوف فرماتے ہیں کہ فریق مخالف کا مناظر عالم ہے میں تو عالم نہیں اس سابقہ بریلوی نے پوچھا کہ جب آپ عالم نہیں تو عربی کتابوں کے حوالہ جات کیسے دیتے ہیں؟ تو موصوف نے کہا کہ اپنے مسلک کے مولویوں کی کتابوں سے کاپی پیسٹ کرتا ہوں۔ مگر جب وہ صاحب نہ مانے تو انہوں نے اسے مشورہ دیا کہ تم دیوبندیوں کے یہ اعتراض اپنے علاقے کے کسی

بریلوی مدرسہ میں لے جاؤ کہ وہابیوں نے ہماری باتوں کا یہ جواب دیا ہے وہ تم کو اس کا جواب دے دیں گے۔شان اسلم کی یہ منافقت اور پسپائی دیکھ کر اس نے رضا خانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے مسلک حق قبول کرنے کا نہ صرف اعلان کیا بلکہ Yahoo Messenger پر شان اسلم سے ہونے والی اس تمام گفتگو کا سکرین شارٹ بھی Haqforum پر لگا دئے جو آج بھی شان اسلم کی ہی زبان میں شان اسلم کی ذلت ورسوائی کی داستان سنا رہا ہے۔

قارئین کرام! ان تمام باتوں کا واللہ العظیم میں خود گواہ ہوں کیونکہ حق فورم پر آج بھی میری آئی ڈی **"مدنی"** کے نام سے موجود ہے یہ سب کچھ میری آنکھوں کے سامنے ہوا۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

انہی مباحثوں میں شرمناک ذلت ورسوائی کے بعد شان اسلم نے باقاعدہ مدرسہ میں داخلہ لینے کا سوچا کہ وہ عالم بننے کے بعد اس رسوائی کا بدلہ دیوبندیوں سے لے گا یہ تمام گفتگو 23/6/2009 کی ہے اس حساب سے شان اسلم صاحب اس وقت رابعہ میں ہونگے اگر انہوں نے مدرسہ میں داخلہ لیا ہو اور کہیں بھگوڑے نہ بنے ہوں۔شان اسلم یہ ہے دیوبندیوں کی برکات کہ ان سے گفتگو کرنے والا مخالف بھی درس نظامی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور آج تو اپنے انہی دیوبندی محسنین کو جاہل اور عقل سے پیدل کہہ رہا ہے تف ہے تیری نمک حرامی پر۔یاد رہے کہ دارالعلوم منظر الاسلام، دعوت اسلامی ،سنی تحریک، سنی بہشتی زیور وغیرہا بھی دیوبندیوں ہی کی وجہ سے وجود میں آئی گویا آج جن پر رضاخانیوں کو ناز ہے یہ انہی دیوبندیوں کی برکات ہیں جنہیں تم دن رات کرتے ہو بدنام۔

قارئین کرام! اندازہ لگائیں کہ جو آدمی خود مباحثوں سے مفرور ہو اپنی جہالت کا اقرار کرے، جواب سے عاجز ہونے کو تسلیم کرے وہ آج دارالعلوم دیوبند کے مفتیان اور امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ پر بکواس کرر ہا ہے۔میرے خیال میں سے آدمی کا شرم وحیاء غیرت وحمیت سے عاری ہونا کلمہ حق میں مضمون لکھنے کیلئے اولین شرط ہے۔

شان اسلم کا اصول

شان اسلم ،سابقہ بریلوی سے ہونے والی اس گفتگو میں خود اقرار کرر ہا ہے کہ، میں دیوبندیوں کی باتوں کا جواب اس لئے نہیں دے رہا کہ وہ عالم ہیں اور میں عالم نہیں اور مناظرے میں دونوں کا علم میں برابر ہونا ضروری ہے۔

دعوت مناظرہ

شان اسلم بھگوڑے تو کیا آج تو مولانا الیاس گھمن صاحب مدظلہ العالی اور مولانا ابوایوب قادری صاحب مدظلہ العالی اور دیوبندیوں کے علم کے اعتبار سے برابر ہو گیا؟ اگر حقیقت یہی ہے تو یہ فقیر تجھے اپنے ساتھ آمنے سامنے مناظرہ کی دعوت دیتا ہے الحمدللہ یہ بندہ ان علماء کا خوشہ چین ہے اگر تجھ میں غیرت وحمیت ہے تو میرے سامنے بیٹھ کر اپنے ہی مضمون پر گفتگو کر لے اور ایک موضوع میری طرف سے ہوگا۔ **فھل من مبارز**

اور اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو آج اپنے ہی اصول کا خون کرتے ہوئے تجھے حیاء وشرم نہیں آتی؟

اخلاقیات سے پیدل کون؟

یہ بھگوڑا مولانا ابوایوب قادری صاحب پر تبرا بازی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

دیوبندی مذہب کے موجودہ دور کے **اخلاقیات** اور **عقل** سے پیدل مناظرِ

دیوبند مولوی **ابوایوب** (نام نہاد) قادری صاحب......

(کلمہ باطل ش۱۲ص۶۶)

قارئین کرام! ایک مسلک کے مناظر کو اخلاقیات وعقل سے پیدل کہنا کیا خود اخلاقیات اور عقل سے پیدل ہونے کا ثبوت نہیں؟ نیز جب مولانا قادری صاحب اخلاقیات وعقل سے معاذ اللہ پیدل ہیں تو تمہارے اشرف آصف جلالی کے شاگردوں نے کوہاٹ میں ان سے مناظرہ کیوں کیا؟ کیا تمہارے مسلک میں عقل واخلاقیات سے پیدل لوگوں سے مناظرہ کئے جاتے ہیں؟ تو نے کہا کہ مناظرے کیلئے علم میں برابر ہونا ضروری ہے حنیف قریشی بھی اس کا قائل ہے تو کیا عقل و اخلاقیات سے پیدل آدمی سے مناظرہ کرنے والے رضاخانی مناظر خود عقل واخلاقیات سے پیدل نہ ہوں گے؟

نیز شان اسلم کا دارالعلوم دیوبند کے مفتی صاحب کو دجل، فریب، جھوٹ، دیوبندی امت کے پنڈت، جاہل مفتی (کلمہ باطل شمارہ ۱۱ کا بیک پیج) لکھنا کیا اخلاقیات وتہذیب کو شان اسلم صاحب! لاہور کی اُس منڈی میں بیچ دینے کا ثبوت نہیں؟ آج اخلاقیات کا سبق ہمیں وہ پڑھائیں گے جن کے اکابر طوائفوں کے سامنے کرتے اٹھاتے تھے؟ تف ہے تم لوگوں پر۔

عقیدہ علم غیب اور رضاخانی پنڈتوں کی قلابازیاں

نام نہاد شان رضا نے مضمون لکھا کہ عقیدہ علم غیب اور علمائے دیوبند کی قلابازیاں ۔اس مضمون کا مرکزی خیال اس بھگوڑے نے حشمت علی خان کے فتوے ''انوار غیب مطبوعہ عسکری اکیڈمی آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف یوپی'' سے سرقہ کیا ہے کیونکہ اس میں بھی حشمت علی یہی ہانک رہا ہے کہ ایک طرف علمائے دیوبند عقیدہ علم غیب کو کفر وشرک قرار دیتے ہیں دوسری طرف اس کو تسلیم بھی کرتے ہیں ۔فرق صرف یہ ہے کہ حشمت علی نے تفصیلی گفتگو کی اور متقدمین اکابر اہلسنت کے حوالے دیکر دجل وفریب کیا اور شان اسلم بھگوڑے نے متاخرین کے حوالے اور اختصار کر کے دھوکہ ودجل کیا۔

جھوٹ نمبر ا: محمد شان اسلم عطاری بھگوڑا لکھتا ہے:

ہمارا عقیدہ اس مسئلہ پر بالکل واضح صاف وشفاف ہے جو کہ **کتب علماء اہلسنت** میں مذکور ہے جیسے خالص الاعتقاد، انباءالمصطفیٰ جاءالحق **توضیح البیان، مقام ولایت ونبوت** (کلمہ باطل ش ۱۲ ص ۸۳)

جواب: شان اسلم نے غلام رسول سعیدی کی کتاب توضیح البیان ومقام ولایت ونبوت کو کتب علماء اہلسنت کہا یعنی سعیدی اِس کے نزدیک اہلسنت کا عالم ہے جبکہ اسی کے مسلک فیض احمد اویسی لکھتا ہے:

''سعیدی کے چیلے نے نہ صرف اعلیٰ حضرت...... پر وار کئے ہیں اس نے اعلیٰ حضرت...... کے ترجمہ کے قائلین ومویدین کو **گستاخِ رسول سعیدی** کو چند قدم پیچھے چھوڑتے ہوئے......

(سیدنا اعلیٰ حضرت ص ۹۳)

عطاری صاحب! آپ تو سعیدی کو عالم اہلسنت مانتے ہیں اور آپ کا یہ شیخ التفسیر والحدیث اس کو گستاخ رسول ﷺ لکھ رہا ہے۔ایک گستاخ کو اہلسنت میں سے مان کر تو نے خود کفر وکذب بیانی کا اظہار کیا ہے اور کافر کی تحریر مردود ہوتی ہے حشمت علی کے ہاں تو تیری یہ ساری تحریر مردود ہوگئی۔اویسی مزید لکھتا ہے:

ایک سانس میں سعیدی نے نو ربار اعلیٰ حضرت...... پر حملہ آور ہوا ہے دلیل ایک بھی نہیں لکھی اس کے نو حملے فقیر (مفتی فیض احمد اویسی ۔۔) کے بیان کردہ حوالہ جات کے سامنے **سعیدی غریب** کی کوئی **احمق** سنے گا (ص ۸۷)

آپ کہتے ہو کہ ہمارا عقیدہ پڑھنے کیلئے سعیدی کی کتب کا مطالعہ کرو جبکہ اویسی سعیدی کی سننے والے کو احمق کہہ رہا ہے تو جواب دیں آپ خود احمق ہیں یا اپنے قارئین کو احمق سمجھتے ہیں؟

اسی سعیدی کے بارے میں مفتی گردیزی لکھتا ہے:

''**قرآن حکیم** میں **موجود چیز** کا **انکار** کیا گیا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات عالی کو ایک **عام آدمی** کے **مقابل** لا کھڑا کیا گیا اور یہ زیادتی ہے ایسا کرنا بہرحال کسی **مسلمان کو زیب نہیں دیتا**''۔

(معارف رضا سالنامہ ۲۰۰۹ کا کنزالایمان نمبر ص ۱۴۵)

گردیزی کہتا ہے کہ سعیدی نے قرآن میں موجود چیز کا انکار کیا جو کہ کفر ہے اور نبی کریم ﷺ کو ایک عام آدمی کے مقابل لا کھڑا کیا گیا گویا تمہارے مذہب میں نبی کریم ﷺ فداہ امی وابی کا مقابلہ ایک عام آدمی سے کروایا جاتا ہے معاذ اللہ چنانچہ خود بھی گردیزی اس کو مسلمان کی شان سے بعید کہتا ہے تو ایسے گستاخ کو اہلسنت میں سے شمار کر کے اور اس کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کی تلقین کرنے پر تجھے حیاء نہیں آتی؟ نیز کیا عام آدمی کو عقیدہ علم غیب ہے؟ اگر نہیں تو سعیدی نبی کریم ﷺ کا مقابلہ معاذ اللہ عام آدمی سے کروارہا ہے تو نبی کریم ﷺ کو تو سعیدی کے مذہب میں معاذ اللہ عام آدمی جتنا علم و کمال حاصل ہے۔۔۔استغفر اللہ۔

مفتی عبدالمجید سعیدی آف رحیم یار خانی لکھتا ہے:

''علامہ غلام رسول سعیدی صاحب ...... نے اعلی حضرت کے ترجمہ قرآن کے خلاف **علم بغاوت** بلند کر کے اہل سنت کو نیچا دکھانے اور وہابیت کے پنجے مضبوط کرنے میں نہایت ہی تھوڑے عرصہ میں یقیناً وہ کام کر دکھایا ہے جو پوری ایڑی چوٹی کا زور صرف کرنے کے باوجود کم و بیش ایک سو سال کی طویل مدت میں وہ سرانجام نہ دے سکے جس سے علامہ غلام رسول نے اپنے سعیدی ہونے کے بجائے **سعودی** ہونے کا **عملی مظاہرہ** فرمایا ہے۔

(کنزالایمان پر اعتراضات کا آپریشن ص ۵۵ بحوالہ معارف رضا سالنامہ ۲۰۰۹ ص ۱۵۷)

آپ کہتے ہیں کہ یہ اہلسنت کے عالم کی کتابیں ہیں جبکہ آپ کا یہ عالم تو اہلسنت کو نیچا دکھارہا ہے وہابیت کی جڑیں مضبوط کررہا ہے بلکہ **سعودی نجدی** ہے۔الحمدللہ تیرے ہی قلم سے منوادیا کہ سعودی نجدی اہلسنت ہوتے ہیں اب سعودی نجدیوں کو اہلسنت ماننے کی وجہ سے اپنے ہی باپ میثم اور دیگر اکابر کے فتووں تلے دب کر جہنم کا ٹکٹ کٹوا چکا ہے۔

تیرے مذہب کا شیخ القرآن غلام علی اوکاڑوی کہتا ہے:

قدرت سے ایسے دریدہ دہنوں اور اکابر پر خواہ مخواہ اعتراض کر کے نیچا دکھانے والوں اور مسلک و مذہب کا شیرازہ بکھیرنے والوں کو سبق جلد تر مل جاتا ہے (ایضاص ۱۶۴)
لو جی سعیدی تو دریدہ دہن، اکابر کو نیچا دکھانے والا مسلک کا شیرازہ بکھیرنے والا ہے۔ اندازہ لگائیں کہ عصمت انبیاء علیہم السلام جیسے اہم مسئلہ پر ان کا کتنا شدید اختلاف اور آپس میں ان کا ایک دوسرے پر فتوے بازی کا کیا حال ہے؟

شیطانی مذہب یعنی بریلویت

اب شان اسلم رضا عطاری کی بھی سنئے لکھتا ہے:

''جس مذہب کے علماء کا ایک بہت ہی اہم مسئلہ میں اس قدر شدید اختلاف ہو تو وہ مذہب شیطانی مذہب تو ہو سکتا ہے رحمانی نہیں''
(کلمہ باطل ش ۱۲ ص ۸۴)

معلوم ہوا کہ بریلویت ہی وہ ابلیسی مذہب ہے جس کی طرف اس عبارت میں شان اسلم عطاری صاحب توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ شان اسلم لکھتا ہے:

شان رضا **محمدی** قادری **تحقیق پسند دیوبندی قارئین** کیلئے اپنا مضمون پیش کرتا ہے (ص ۸۴)
الحمد للہ شان اسلم صاحب ہمیں بھی تحقیق کا کافی شوق ہے اور ہماری تحقیق کا پہلا نمونہ آپ نے دیکھ لیا ابھی آگے آگے دیکھتے جائیں۔

شانِ رضا قادری نے دیوبندیوں کو مسلمان و محترم تسلیم کر لیا

شان اسلم یعنی شان رضا قادری لکھتا ہے:

شان رضا **محمدی** قادری **تحقیق پسند دیوبندی قارئین** کیلئے اپنا مضمون پیش کرتا ہے (ص ۸۴)

گویا شان اسلم یہ مضمون دیوبندی قارئین کیلئے پیش کر رہا ہے اور اسی مضمون کے شروع میں لکھتا ہے:

''**السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ! محترم قارئین**...... (کلمہ باطل ش ۱۲ ص ۸۳)

لیجئے اس نے یہاں نہ صرف دیوبندیوں کو مسنون سلام کیا بلکہ انہیں محترم بھی مانا اور اپنے ہی باپ میثم اور دیگر اکابر کی وجہ سے کفر کا طوق اپنے گلے میں ڈال دیا۔ دوسروں کو عقل سے پیدل کہنے والے شان اسلم صاحب آپ نے تو لگتا ہے اپنی عقل استنجا کرنے والے لوٹے میں ڈال کر

طہارت حاصل کرلی ہے دیکھا قادری صاحب پر اور علماء ربانیین پر بکواس کرنے کا انجام؟ کوا ہنس کی چال چلا اپنی بھی چال بھول گیا۔ بغیر علم محقق بننے، اور قلم اٹھانا اور وہ بھی عقائد و اختلافی امور پر اس کا انجام یہی ہوتا ہے جو تیرا ہوا اور آگے ان شاء اللہ ہوگا

ابھی تو ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

اور موصوف بدعتی نے اپنا نام ''شان رضا **محمدی** قادری'' لکھا حالانکہ آپ کے رضا خانیت کے غزالی زماں عمرا چھروی لکھتے ہیں:

''وہابیت کے اشاعت کے واسطے اپنے خاندانی مذہب **حنفی** کے نام کو بدل کر **محمدی** رکھ دیا''۔ (مقیاس حنفیت ص:۵۷۶)

تو جناب وہابی بدعتی صاحب! وہابیت کی اشاعت کیلئے کہیں آپ نے بھی تو اپنا نام نہیں بدل دیا ابو کا رکھا ہوا نام شان اسلم تو ویسے بھی آپ کو پسند نہیں آیا۔

جھوٹ نمبر۲:

شان اسلم عطاری بھگوڑا لکھتا ہے:

''**مولوی رشید احمد گنگوہی** جن کو دیوبندی غوث اعظم کے لقب سے ملقب کرتے ہیں وہ **اپنی کتاب** ''مسئلہ در علم غیب رسول اللہ ﷺ'' کے **صفحہ ۱۵۴** پر لکھتے ہیں کہ پس اس میں ہر چہار مذاہب و جملہ علماء **متفق** ہیں کہ انبیاء **غیب** پر مطلع **نہیں** ہوتے۔ (کلمہ باطل ش۱۲ص ۸۵)

جواب: یہ شان رضا کا وہ بدترین جھوٹ ہے جس پر جتنی بھی لعنتیں کی جائیں کم ہے **''مسئلہ در علم غیب رسول اللہ ﷺ''** نامی کوئی کتاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی نہیں ہے مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ پر بکواس کرنے والو! کہ جھوٹی کتابیں گھڑ لیں اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو اب دشنامیوں کے پیر و مرشد اجمل سنبھلی کی گالیوں کا ایک ہار آپ کی گلے میں ہماری طرف سے:

''مسلمانو! ذرا انصاف سے کہنا کیا ایسا جیتا افتراء و بہتان کیا ایسی گندی اور گھنونی تحریر تم نے کوئی اور بھی دیکھی؟ کیا ایسا صریح کذب اور جھوٹ کیا

ایسی بے حیائیوں اور ڈھٹائیوں کی نظیر تم نے کوئی اور بھی سنی؟ کیا ایسی بے شرمی کا مظاہرہ تم نے کہیں اور بھی کیا؟ کیا ایسی بے ایمانی اور مکر و کید کا مجموعہ تم نے کبھی اور بھی دیکھا؟ قابل توجہ یہ چیز ہے کہ یہ سارا افتراء بہتان دجل وفریب مکر وکید تحریف و کذب محض اس لئے عمل میں آیا کہ اے اعلی حضرت (اور اس میں یوں اضافہ کردو کہ اے دیوبندیو! از ناقل) تم تو یہ کہتے ہو اور تمہارے والد ماجد (اس میں یوں اضافہ کردو کہ تمہارے مولانا گنگوہی از ناقل) اس کے خلاف فلاں کتاب کے فلاں صفحہ میں یہ لکھتے ہیں...... (ردشہاب ثاقب ص۱۴)

اجمل سنبھلی نے جو یہاں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء کا جھوٹا الزام لگا کر لکھنو کے کھوٹوں کے باہر بیٹھے ہوئے دلالوں کی زبان استعمال کی، اس کا منہ توڑ جواب پڑھنے کیلئے **سیف حق** ملاحظہ فرمائیں وہاں حضرت مدنیؒ پر اس بہتان کا جواب دے دیا گیا ہے۔شان اسلم صاحب لیجئے آپ کے اس جھوٹ کے ثبوت پر گواہ ہم آپ ہی کے گھر سے لے آتے ہیں، حشمت علی رضوی لکھتا ہے:

"انھیں گنگوہی جی نے اپنے شاگرد **محمد یحیی سہری** کے نام سے ایک رسالہ ساڑھے **تین ورق** کا لکھا جس کا نام یہ ہے "مسئلہ در علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ وسلم" اور اخیر میں اس کے حرف حرف کی تصدیق اپنے دستخط و مہر سے چھاپی اس کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں اس میں ہر چہار ائمہ مذاہب و جملہ علماء **متفق ہیں** کہ انبیاء علیہم السلام علم غیب پر **مطلع نہیں ہیں**"۔

(انوار الغیبیہ ص ۹، مطبوعہ عسکری اکیڈمی آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف یوپی)

حشمت رضوی نے جو یہ جھوٹ بولا کہ گنگوہی نے شاگرد کے نام سے لکھی اس کا ثبوت میثم اور شان اسلم بھگوڑے آپ پر ہے، جب تک آپ ثبوت نہیں دیں گے اس وقت تک کیلئے اجمل سنبھلی نے جو گالی نامہ لکھا جو اوپر ذکر کر دیا گیا ہے اس کا ہار بنا کر ہماری طرف سے حشمت رضوی کی قبر پر ڈال آئیں۔ بہر حال شان اسلم کہتا ہے کہ یہ کتاب حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے مگر اس کا باپ کہتا ہے کہ نہیں یہ گنگوہیؒ کے شاگرد "محمد یحیی سہری" کی ہے، شان اسلم کہتا ہے کہ یہ عبارت اس کتاب کے ص ۱۵۴ پر ہے جبکہ رضوی کہتا ہے کہ ص ۲ پر ہے، شان اسلم کے نزدیک یہ کتاب ہے جبکہ حشمت رضوی کے نزدیک یہ رسالہ ہے۔ حشمت رضوی نے اسے ساڑھے تین صفحوں کا کہا ہے جبکہ شان

اسلم نے اس کا ۱۵۴ صفحہ کا حوالہ دیا ہے!!!!!

شان اسلم یعنی شان رضا قادری کی عبارت میں کی گئی تحریف

شان رضا محرف نے عبارت میں صرف **''غیب''** کا ذکر کیا جبکہ حشمت رضوی نے جو عبارت پیش کی اس میں **''علم غیب''** کا لفظ موجود ہے یعنی شان اسلم نے اپنا مطلب نکالنے کیلئے **علم** کے لفظ کو اعلی حضرت کی شلوار سمجھ کر غائب کردیا۔شان اسلم نے عبارت کے آخر میں **''نہیں ہوتے''** لکھا جبکہ حشمت رضوی نے جو عبارت پیش کی اس کے آخر میں **''نہیں ہیں''** کے الفاظ ہیں یعنی ایک عبارت میں اس آدمی نے دوجگہ تحریف کردی۔میثم صاحب! **شان اسلم خود نہیں بدلتا کتابوں کو بدل دیتا ہے** اس عنوان سے کب مضمون لکھ رہے ہیں؟ دراصل اس میں شان اسلم بیچارے کا بھی قصور نہیں یہ رسالہ خود اس کے پاس بھی نہیں ہوگا اپنے کسی مولوی کی کتاب سے کاپی پیسٹ کردیا اگر اس کو معلوم ہوتا کہ ہمارے مولوی کتنے بڑے فراڈی ہیں تو شائد خود تحقیق کرتا اور یوں ذلیل نہ ہوتا۔

شان اسلم صاحب ناراض نہ ہونا کیونکہ آپ ہی نے تو کہا ہے کہ تحقیق پسند دیوبندیوں کیلئے یہ مضمون لکھا ہے اب ہم کیا کریں آپ کی اس طرح کی بے غیرتیاں دیکھ کر ہماری رگِ تحقیق پھڑک جاتی ہے۔

جھوٹ نمبر۳:

شان اسلم کذاب لکھتا ہے:

> ان میں سرفہرست تو مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب کی شخصیت ہے جنہوں نے اپنی ان تھک کوششوں سے اپنی سرکار انگریز کے کہنے پر ''تقویۃ الایمان'' لکھ کر برصغیر میں فتنہ کا بیج بویا (کلمہ باطل ش۱۲ص۸۴)

جواب: یہ جھوٹ کذاب زمانہ غلام مہر علی نے اپنی بدنام زمانہ کتاب دیوبندی مذہب کے ص ۶۸ مطبوعہ تنظیم اہلسنت پر بولا الفاظ کی کچھ تبدیلی کے ساتھ یہی جھوٹ سرقہ کرکے کاشف اقبال نے اپنی کتاب دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف ص ۲۸۔۲۹ پر نقل کیا پھر اسی کتاب سے الفاظ کی کچھ مزید تبدیلی کے ساتھ سرقہ کرکے اب شان اسلم نے بولا۔حالانکہ یہ وہ بدترین جھوٹ ہے جس کا کوئی مستند ثبوت میثم ،شان اسلم سمیت اس کے زندہ مردہ تمام آباواجداد قیامت کی صبح تک نہیں دے سکتے۔نیز ان سب نے یہ جھوٹ بولا کہ وہابیت کا فتنہ حضرت مجاہد فی سبیل اللہ شاہ اسمٰعیل

شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بویا حالانکہ عمرا چھروی نے مقیاس حنفیت اور رمضان قادری بریلوی نے اپنی کتاب ''تاریخ وہابیہ'' کے صفحہ ۷۲-۸۱ پر لکھا کہ وہابیت کا بیج ہندوستان میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بویا اب ہم تمہیں سچا مان کر تمہارے ان متقدمین علماء کو کذاب تسلیم کریں یا تمہارے اکابر کو سچا مان کر تمہیں کذاب تسلیم کریں؟ اگر ہم سے پوچھو تو سب ہی کذابوں کا ٹولہ ہو۔ شان اسلم صاحب آپ کو تو اپنے اکابر کی کتابوں کی تحقیق نہیں اور تحقیق کی دعوت دوسروں کو دے رہے ہیں۔ نیز شان اسلم صاحب اگر آپ میں رتی برابر غیرت ہے تو اس کا بھی کوئی مستند ثبوت دیجئے کہ آپ نے جو کہا تقویۃ الایمان انگریز کے کہنے پر لکھی گئی اس کی بھی تفصیل با حوالہ جو مسلم عند الخصم ہو دیجئے کہ کس انگریز نے (یعنی اس کا نام بتائیں) کہاں کس جگہ اس کتاب کو کیوں لکھنے کا حکم دیا تھا؟

علم غیب کسے کہتے ہیں؟

شان اسلم نے اپنے مضمون میں یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ اہل السنہ والجماعۃ نبی کریم ﷺ کیلئے ''علم غیب عطائی'' نہیں مانتے اور بار بار اس پر استغفر اللہ کی تسبیح پڑی۔ حالانکہ اس سرقہ باز بھگوڑے جاہل کو علم غیب کی تعریف معلوم ہوتی تو اس شرارت ہی کا ارتکاب نہ کرتا۔ ہم آپ کو بریلوی بیمار امت کے حکیم سے دکھلاتے ہیں کہ علم غیب کسے کہتے ہیں۔

مفتی احمد یار گجراتی تفسیر مدارک کے حوالہ سے لکھتا ہے:

والغیب ما لم یقم علیه دلیل ولا اطلع علیه مخلوق (جاء الحق ص ۱۰۴)

(علم) غیب اسے کہتے ہیں کہ اس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور نہ مخلوق اس پر مطلع ہو۔ یہ عبارت تفسیر مدارک ج ۲ ص ۶۱۷ پر موجود ہے۔ تو شان اسلم صاحب علم غیب کہتے ہی اسے ہیں کہ وہ عطائی نہ ہو جب مخلوق اس پر مطلع ہو جائے اور مخلوق کو عطا ہو جائے تو غیب غیب نہ رہا یہی بات علمائے دیوبند سمجھا رہے ہیں۔ آگے مفتی لکھتا ہے:

> ''غیب وہ چھپی ہوئی چیز ہے جس کو انسان نہ تو آنکھ، کان وغیرہ حواس سے محسوس کر سکے اور نہ بلا دلیل بداہۃ عقل میں آسکے'' (جاء الحق ص ۴۶)
>
> بذریعہ آلات چھپی ہوئی چیز معلوم کی جاوے وہ علم غیب نہیں مثلاً کسی آلہ کے ذریعہ سے عورت کے پیٹ کا بچہ معلوم کرتے ہیں ٹیلیفون اور ریڈیو سے دور کی آواز سن لیتے ہیں اس کو علم غیب نہیں کہیں گے کیونکہ غیب کی

تعریف میں عرض کردیا گیا ہے کہ جوحواس سے معلوم نہ ہوسکے……جب آلہ نے اس کوظاہر کردیا تواب غیب کہاں رہا(جاءالحق ص ۴۸)

تو لیجئے علم غیب کہتے ہی اسے ہیں جوحواس سے معلوم نہ کیا جاسکے اور ظاہر ہے کہ انسان کو جوبھی علم حاصل ہوتا ہے وہ حواس کے ذریعہ سے ہی معلوم ہوتا ہے اور نبی کے علم پر وحی بھی دال ہے تو نبی کریم ﷺ کو جوعلم ملا اس پر ہرگز علم غیب کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔اگر نبی کریم ﷺ کے علم کوعلم غیب عطائی کہا جاتا ہے تو آخر کیا وجہ ہے کہ قرآن وحدیث میں اس اہم اصطلاح کا کوئی ذکر نہیں؟ ہم شان اسلم رضاخانی کوچیلنج کرتے ہیں کہ پورے قرآن میں اور پورے ذخیرہ حدیث میں کوئی ایک آیت کوئی ایک حدیث ایسی دکھادو جس میں ہو کہ نبی کریم ﷺ کو ''علم غیب عطائی'' ملا ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو علمائے دیوبند کے عقیدہ پر استغفار پڑھنے کے بجائیے بقول تمہارے اپنے خود ساختہ انگریز کے دئے ہوئے عقیدے پر استغفار اور لاحول پڑھو۔

نبی کریم ﷺ کے علم کو ''علم غیب'' کہنے والے سارے رضاخانی اپنے اصول سے گستاخ ہیں نبی کریم ﷺ کو ایذا دینے والے ہیں

مفتی احمد یار گجراتی لکھتا ہے:

شارحین نے کہا ہے حضور ﷺ کا اس کو منع فرمانا اس لئے ہے کہ اس میں علم غیب کی نسبت حضور کی طرف ہے لہٰذا آپ کو ناپسند آئی''۔

(جاءالحق ص ۱۲۹)

اب نبی کریم ﷺ کو تو اپنی طرف علم غیب کی نسبت کرنا ناپسند ہو بچیوں کو منع فرمادیں مگر یہ بدبخت گستاخ فرقہ رضائیہ صبح شام نبی کریم ﷺ کیلئے علم غیب کی رٹ لگائے نظر آتے ہیں۔قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ و اعد لھم عذابا مھینا

کی تفسیر میں فرماتے ہیں

ان الذین یرتکبون ما یکرھہ اللہ و رسولہ

(تفسیر مظھری ج۷ص ۳۸۱)

اس آیت اور تفسیر کی روشنی میں شان اسلم خود اپنا ٹھکانہ معلوم کر لے۔ بالفرض اگر کسی کتاب میں علم غیب کی نسبت ہو بھی تو وہ تسامح پر محمول ہوگا نہ یہ کہ علماء کے تسامحات و مرجوح اقوال کو چن چن کر دین بنالیا جائے۔

شاہ اسمعیل شہید رحمہ اللہ کی عبارت میں تحریف

شان اسلم نے کسی اپنے مولوی کی کتاب سے شاہ صاحب کی یہ عبارت نقل کی؛

''کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر'' (تقویۃ الایمان ص ۱۳۰)

شان صاحب آپ کے پاس کونسے مکتبہ کی ''تقویۃ الایمان'' ہے جس کے صفحات ۱۳۰ سے بھی زائد ہیں؟ بہرحال حضرت شاہ صاحب کی پوری عبارت اس طرح ہے:

شاہ صاحب حدیث نقل کرتے ہیں (ہم صرف ترجمہ پر اکتفاء کرتے ہیں)

مشکوۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ شرح السنہ میں ذکر کیا کہ نقل کیا حذیفہؓ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یوں نہ بولا کرو جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا کرے چاہے اللہ فقط

اس کے فائدے میں شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں:

''یعنی جو اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملا دے خواہ کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مثلا یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جائے گا کہ سارا کاروبار جہاں کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانا کے دل میں کیا ہے فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت پر کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر اور اس بات کا کچھ مضائقہ نہیں کہ کچھ دین کی بات میں کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے یا فلانی بات میں اللہ و رسول کا یو ں حکم ہے کیونکہ دین کی سب باتیں اللہ نے اپنے رسول کو بتادی ہیں اور سب بندوں کو اپنے رسول کی فرمانبرادی کا حکم دیا''۔

(تقویۃ الایمان ص ۸۱۔۸۲ دارالاشاعت مطبوعہ ۱۹۷۶)

شاہ صاحب نے بالکل ٹھیک بات فرمائی پوری دنیا میں کس آدمی کس عورت کس بچے بوڑھے بیمار صحت مند کے دل میں کیا ہے کیا چاہتا ہے کیا ارادہ ہے پوری دنیا کے درختوں پودوں، بوٹیوں میں کتنے پتے ہیں فلاں کب کس وقت کیا کرے گا یہ سب چیزیں غیب کی ہیں نبی کریم ﷺ اور کسی بھی مخلوق کو اس کا کلی علم نہیں نہ انہیں اس کی خبر ہے۔ اگر شان اسلم میں غیرت ہے تو قرآن کی کوئی قطعی الثبوت قطعی الدلالت آیت پیش کرے جس میں ہو کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کو ابتدائے آفرینش سے دنیا کے فنا ہونے تک بلکہ اس کے بعد بھی ابدالآباد تک جہنم جنت میں تمام مخلوق کے دلوں میں کیا ہے سب پر مطلع کر دیا ہے کائنات جب سے بنی ہے جب تک رہے گی اس میں کتنے درخت بوٹیاں تھیں ان میں کتنے پتے تھے، کتنے بیج تھے، کتنے پھل تھے، کتنی ٹہنیاں تھیں کون کب کیا کس وقت کیا کرے گا سب پر ہم نے نبی کریم ﷺ کو مبطلع کر دیا تو ہم ابھی تقویۃ الایمان کی اس عبارت کو آگ لگانے کیلئے تیار ہیں اور اگر نہیں دکھا سکتے اور خدا کی قسم نہیں دکھا سکتے تو اس خود ساختہ گندے عقیدے پر لعنت بھیجو۔ رضا خانیوں کا دجل دیکھیں کہ اسی سے متصل عبارت میں شاہ صاحب نبوت کیلئے جو لازم علوم ہیں یعنی شرعی علوم دین کے علوم ان سب کو نبی کریم ﷺ کیلئے تسلیم کر رہے ہیں اور اس معاملے میں آپ ﷺ کی وسعت علمی کے قائل ہیں مگر یہ بدبخت اس عبارت کو رضا خان بریلوی کی شلوار کی طرح غایب کرنا چاہ رہا ہے۔

قاطع رضا خانیت مولانا ابوایوب قادری صاحب کی عبارت میں تحریف

یہ کذاب بھگوڑا لکھتا ہے:

دیوبندی مذہب کے موجودہ دور کے اخلاقیات اور عقل سے پیدل مناظر دیوبندی مولوی ابوایوب (نام نہاد) قادری صاحب اپنے ایک مضمون (جو کہ نام نہاد راہ سنت نامی رسالہ میں دو قسطوں میں شائع ہوا) کی پہلی قسط میں لکھتے ہیں کہ

برادران اہلسنت والجماعت! نبی پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے **لتتبعن سنن من قبلکم** (بخاری ج ا ص ۴۱۹) یعنی تم ضرور بالضرور پہلے لوگوں کی تقلید کرو گے ۔اس ارشاد گرامی کے موافق ہی ہوا کہ لوگوں نے اپنے

عقائد میں یہود و نصاریٰ کی تقلید کی''۔ پھر چند اعتقادات ذکر کرتے ہوئے مسئلہ علم غیب میں ہم اہل سنت و جماعت کو عیسائیوں کے ہم نوا قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تو بریلوی حضرات نے اس کے مقابلے میں ایک بات علم غیب نکالی یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے''۔

(راہ سنت شمارہ ٦ ص ٢٦ بحوالہ کلمہ باطل ش ١٢ ص ٨٦)

شان اسلم یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ اس کی طرح قادری صاحب نے بھی کوئی ہوائی فائر مارا حالانکہ قادری صاحب نے اپنے موقف پر **انجیل متی** کے حوالے دئے کہ حاضر ناظر، علم غیب نور بشر مختار کل یہ تمام عقائد ان رضا خانیوں نے عیسائیوں سے لئے ہیں جسے شان اسلم ہضم کر گیا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر تاریخ کے تمام باطل فرقوں کے عقائد چن چن کر اکھٹے کر لے جائیں تو ان سے جو ایک نیا فرقہ بنتا ہے اس کا نام **رضا خانیت** ہے۔

شان اسلم! شرم تم کو مگر نہیں آتی

حضرت قادری صاحب کے اس مضمون کا نام **''عقیدہ علم غیب اور بریلوی اکابرین''** ہے حضرت قادری صاحب نے اس مضمون کے شروع ہی میں احمد رضا خان، نعیم الدین، غلام دستگیر قصوری، عمر اچھروی، احمد یار، عبد الحامد بدایونی کا علم غیب کے حوالے سے اختلاف کو بیان کیا اور خود رضا خانیوں کی کتابوں سے ثابت کیا کہ ان کے ہاں علم غیب کو عطائی نہیں کہہ سکتے علم غیب کہتے ہی ذاتی کو۔ اس شان اسلم میں غیرت وحمیت ہوتی تو ان اعتراضات کا جواب دیتا اس اختلاف کی وجہ سے اسی کے فتوے سے جو اس کا مذہب ابلیسی مذہب بن گیا تھا اس کی صفائی دیتا مگر حقیقت سے کون آنکھیں پھیر سکتا ہے اس ذلت و رسوائی کا بدلہ اس نے اپنے اس مضمون کی صورت میں لینا چاہا مگر الٹا اور ذلیل ہو گیا۔ قادری صاحب نے اس مضمون کے ذریعہ رضا خانیوں کی کیسی اصل ماری اور ان کی کیسی چیخ نکلی اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ جیسے ہی قادری صاحب کا نام شان اسلم نے لکھا غیض وغضب پر اتر آیا اور اخلاقیات وعقل سے پیدل کی گالیاں نکال کر اپنے دل کی بھڑاس نکالنی چاہی۔

الحمد للہ! قادری صاحب کا یہ مضمون دو اقساط پر مشتمل ہے پہلی قسط ٨ صفحات پر اور دوسری قسط ٧ صفحات پر مشتمل ہے یہ مضامین راہ سنت ش ٦ و ٧ میں شائع ہوئے یہ شمارے آپ

پر جا کر پڑھ اور ڈاونلوڈ کر سکتے ہیں۔

لطیفہ ہی لطیفہ

لطیفہ کا عنوان لگا کر شان اسلم نے اپنی حماقت سے یہ بتانا چاہا کہ متکلم اسلام مولانا الیاس گھمن صاحب نبی کریم ﷺ کیلئے اطلاع غیب کا عقیدہ قرآن سے ثابت مان رہے ہیں جبکہ گنگوہی صاحب تو کہتے ہیں کہ ''غیب'' پر انبیاء مطلع نہیں اس پر اجماع ہے تو گویا گنگوہی صاحب قرآن کے منکر ہوئے اور گھمن صاحب غیب کی اطلاع مان کر اجماع کے منکر ہوئے

(کلمہ باطل ش۱۲ ص۸۸ ملخصا)

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ رسالہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ہی نہیں لہذا اس سے استدلال ہی باطل ہوا۔ دوسری بات ہم ثابت کر چکے ہیں کہ تو نے اس عبارت میں تحریف کی وہاں **''غیب''** کا لفظ نہیں **''علم غیب''** کا لفظ ہے۔ دیکھا قارئین ایک لطیفہ بنانے کیلئے اس شخص نے کتنا بڑا جھوٹ بولا اور تحریف سے کام لیا میں نے کسی سے سنا تھا کہ مولانا سرفراز خان صفدر صاحب مرحوم فرماتے تھے کہ وہ رضا خانی حلالی ہی نہیں جو حوالے میں دجل وفریب کا مظاہرہ نہ کرے۔ آج اس کی تصدیق ہوگئی۔ پس جب وہاں علم غیب کا لفظ ہے تو بالفرض اس رسالہ کو درست بھی تسلیم کرلیا جائے تو اب کوئی تعارض نہ رہا کیونکہ گھمن صاحب بھی فرما رہے ہیں

> انبیاء علیہم السلام پر غیب کا اظہار واطلاع ہوتی ہے (اور رسالہ میں علم غیب کا لفظ ہے نہ کہ غیب کا جو اس عبارت سے تعارض ہو۔ از ناقل) غیب کی عطا نہیں اللہ بنا شرکت غیر اطلاع دہندہ غیب ہے اس کے بتانے اور ظاہر کرنے سے کسی کو غیب کی اطلاع ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے تعلیم غیب کو اظہار غیب اور اطلاع غیب کے عنوان سے تعبیر کیا ہے علم غیب سے نہیں (اور رسالہ میں بھی یہی ہے کہ انبیاء علم غیب پر مطلع نہیں تو دونوں عبارتوں میں کوئی تعارض نہ ہوا۔ از ناقل) کیونکہ علم غیب خاصہ خداوندی ہے جس میں اس کا کوئی شریک وسہیم نہیں (فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ ص۲۳۲) (بحوالہ کلمہ باطل ش۱۲ ص۸۷)

الحمد للہ یہاں تک تو شان اسلم کے مضمون کی پہلی قسط کا منہ توڑ جواب دیا گیا ہے جب دوسری قسط آئے گی جس میں امید قوی ہے کہ اسی طرح دجل وفریب کا اظہار کیا ہوگا تو انشاء اللہ اگر زندگی نے وفاء کی تو اس کا بھی اسی طرح منہ توڑ جواب دے دیا جائے گا۔اب اسی عقیدے کے حوالے سے ایک تعارض ہم بھی پیش کر رہے ہیں اگر شان اسلم میں غیرت وجرأت ہے تو اس کا جواب دے۔ البتہ ہم ایک بات یہاں کہنا چاہتے ہیں کہ میثم کہتا ہے میں نے دیوبندیوں کی چیخیں نکال دی ہیں ان کی اصل مار کر، لیکن دیوبندی میثم کو منہ لگانے کیلئے تیار نہیں بریلویت کے کسی عقیدے پر تو کیا اگر خود میثم کا رد کرنے کیلئے اس کے کسی مضمون کا حوالہ دینا پڑے تو مجہول طریقے سے اس کو ذکر کرتے ہیں مگر دوسری طرف دیکھیں کہ یہ لوگ عقائد جیسے معاملات میں راہ سنت، اور مولانا گھمن صاحب اور مولانا قادری صاحب جیسے لوگوں کو مسلک کا ترجمان مان کران کے حوالے دے رہے ہیں کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ ان حضرات نے رضا خانیوں کی ایسی ماری کہ اب انہیں دیوبندی حضرات میں سے یہی لوگ ہر طرف نظر آتے ہیں۔

رضا خانی اکابر کی قلا بازیاں

فیض احمد اویسی لکھتا ہے:

"مضمون طویل ہوجانے کا خیال نہ ہوتا تو اس کے برعکس یعنی حضور انور کو **عالم الغیب نہ سمجھنے والوں پر نحوست** کے نمونے بھی پیش کرتا"

(علم غیب کا ثبوت ص ۱۷)

گویا اویسی کے نزدیک نبی کریم ﷺ کو معاذ اللہ عالم الغیب نہ ماننے والے "منحوس" ہیں۔

اختری بیگم!!!! معاف کیجئے گا یہ تو رضا خان کی بیوی کا نام ہے (المیزان) مطلب اختر رضا خان قادری لکھتا ہے:

بالکل جھوٹ ہم حضور ﷺ پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق نہیں کرتے (انوار رضا ص ۱۳۸)

اب اویسی کے فتوے سے اختری منحوس اور اختری کے فتوے سے اویسی کذاب ٹھرا۔آگے آو مزید لکھتا ہے:

رہا آپ کا ہماری نسبت یہ کہنا کہ حضور عالم الغیب ہیں بالکل افتراء ہے
عالم غیب مثل رحمٰن وقیوم وقدوس وغیرہ اسماء خاصہ بذات باری میں سے

ہےاس کا اطلاق غیر خدا کیلئے ہم اہل سنت کے نزدیک حرام و ناجائز ہے
(انوار رضا ص ۱۳۴)

گویا اویسی حرام و ناجائز عقائد رکھتا تھا۔ آگے آؤ۔ ارشد القادری عالم الغیب کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص مانتا ہے (زلزلہ ص ۱۷۹، ۱۹۶) صوفی اللہ دتہ کہتا ہے کہ عالم الغیب اسی ذات کو کہا جا سکتا ہے جو **عالم الغیب بالذات** ہو یہ شان اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے (تنویر الخواطر ص ۳۴ **ملخصا**)

گویا اویسی اس کو نبی کیلئے مان کر نبی ﷺ کے **ذاتی علم غیب کا معتقد** ہو کر کافر ہوا اور جہنم واصل ہوا۔ آگے آؤ پیر محمد چشتی نے عالم الغیب، قدوس، قیوم، رحمٰن وغیرہ کو اللہ کے ساتھ خاص مان کر مخلوق پر اس کا اطلاق کفر بتایا (اصول تکفیر ص ۲۲۳، ۲۸۴) پیر مہر علی شاہ صاحب کہتے ہیں کہ آپ (نبی اکرم علیہ السلام) کو **عالم الغیب بعلم عطائی** کہا جا سکتا ہے (فتاوہ مہریہ ص ۶) اب ایک طرف رضا خانی کہتے ہیں کہ **عالم الغیب** کہتے ہی اسے ہیں جو **ذاتی علم** رکھتا ہو اور یہ لفظ خدا کے ساتھ خاص ہے مخلوق پر اسکا طلاق کفر ہے مگر دوسری طرف پیر صاحب کو بھی ملاحظہ فرمالیں۔ مولانا حسن مجددی لکھتے ہیں پھر بھی ہمارا دعوی ثابت ہے ہوا کہ آپ (نبی اکرم علیہ السلام) عالم الغیب تھے
(العقائد الصحیحہ ص ۳۲)

بریلوی مناظر سعید اسعد کے خطبات میں **''حضور عالم الغیب''** کا عنوان دے کر دلائل دئے گئے ہیں (**سعید اسد کی تقریریں ص ۳۵**) اسی طرح **اضالۃ الضلالہ ص ۱۴** نظام الدین ملتانی نے **کشف المغیبات ص ۲۳** اور **راستمد اداز عباد الرحمان ص ۹۲** پر آپ ﷺ کیلئے **عالم الغیب** لکھا گیا۔ اب یہ سب مولوی دیگر بریلوی اکابر کے فتوؤں کی وجہ سے کافر و مشرک ہوئے اور جن مولویوں نے نبی اکرم ﷺ کو عالم الغیب نہ مان کر اس پر کفر کے فتوے دئے وہ فیض احمد اویسی کے فتوے کی وجہ سے **منحوس** ثابت ہوئے۔

(مزید تفصیل کیلئے **دست و گریبان ص ۶۶ تا ۷۱** ملاحظہ فرمائیں۔ یہ حوالے بھی وہی سے لئے گئے ہیں۔ میثم صاحبہ بتائیں یہ مسائل کا اختلاف ہے یا عقائد کفر و ایمان و شرک و توحید کا؟ ایسے بہت سے مسائل **دست و گریبان** میں موجود ہیں۔ چیخیئے مت ان کا جواب دیں یا پھر اپنے اکابر کو کافر گستاخ مشرک تسلیم کریں)

خلاصہ کلام:

شان اسلم لکھتا ہے:

قارئین کرام! اس مضمون کو پڑھنے کے بعد آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ ''خدا ساختہ عقیدہ'' میں اور ''خودساختہ'' عقیدہ میں کتنا فرق ہوتا ہے (یعنی خدا کے بیان کیئے ہوئے عقیدے میں تضاد نہیں ہوتا جب کے انگریزوں کے کہنے پر اختیار کیئے گئے عقیدہ میں کتنا اختلاف وتضاد ہے)

(کلمہ باطل ش۱۲ص۸۳)

مزید لکھتا ہے

جس مذہب کے علماء کا ایک بیت ہی اہم مسئلہ میں اس قدر شدید اختلاف ہوتو وہ مذہب، شیطانی مذہب تو ہوسکتا ہے رحمانی نہیں

(کلمہ باطل ش۱۲ص۸۴)

اب شان اسلم تجھے معلوم ہوگیا ہوگا کہ انگریز کا بنایا ہوا رضاخانی مذہب جسے بریلوی بھی کہا جاتا ہے اور جس کا بانی احمد رضا خان اور جس کے آج کل کے دلال شان اسلم المعروف شان رضا محمدی قادری عطاری مداری پادری الم غلم اور میثم ہیجڑا ہیں ایک ابلیسی شیطانی مذہب ہے۔

محمد اسلم صاحب سے درخواست

محمد اسلم صاحب! آپ کے نالائق فرزند نے تو اپنا مضمون ہم جیسے تحقیق پسند دیوبندیوں کے لئے لکھا تھا جس کا حشر آپ نے دیکھ لیا مگر ہم یہ مضمون آپ کی نظر کرنا چاہتے ہیں تا کہ آپ کو بھی معلوم ہو کہ ہم بستری کے وقت مسنون دعا نہ پڑھنے کا نتیجہ شان اسلم جیسے فرزند ہوتے ہیں۔ ہم آپ کا احترام کرتے ہیں لیکن آپ اپنے اس نالائق فرزند کو سمجھائیں اگر اس نے دوبارہ ہمارے اکابر پر دشنام طرازیاں کی تو نہ آپ کی عزت محفوظ رہے گی اور نہ آپ کے اکابر کی ہم آپ اور آپ کے اس فرزند کے بارے میں اور بھی بہت کچھ جانتے ہیں مگر ہم اسے ایک موقعہ دے رہے ہیں امید کرتا ہوں کہ شان اسلم صاحب اب مزید ایسی کوئی حرکت نہیں کریں گے جس سے ہمیں وہ سر بستہ راز کھولنے پڑے۔ جس کی تمام تر ذمہ داری آپ ہی پر ہوگی۔

چونکہ شان اسلم نے اس مضمون کی دوسری قسط لکھنے کا بھی اعلان کیا ہے اس لئے ہم بھی اسے ابھی ختم کرنے کا اعلان نہیں کرتے۔ یار زندہ۔ صحبت باقی (جاری ہے......)

منافقوں کی آئی جی مسماۃ میثم عباس رضوی

قسط دوم

محترم رانا شفیق صاحب

قارئین کرام! رضا خانی مولانا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد انبیاء علیہم السلام کو ذلیل کہہ دیا اور میثم جی نے کلمہ حق شمارہ ۱۲ پر بھی یہ جھوٹ بولا مگر اب ان کی منافقت کا حال دیکھیں کہ جب اپنے مسلک کے مولوی ابوالحسنات قادری نے حضرت آدم علیہ السلام کو معاذ اللہ ذلت کے تیروں کا شکار (شکار تیر مذلت) لکھا تو اس کی اس عبارت کو گستاخانہ کہہ کر ان کو اس کفر سے توبہ اور تجدید ایمان و نکاح کی تلقین کرنے کے بجائے ان کی اس گستاخی کیلئے کیسا انداز بیان استعمال کیا اس میثم نے ملاحظہ فرمائیں:

''اوراق غم کی اس عبارت میں حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ''شکار تیر مذلت'' کے **الفاظ** سے **رجوع** کرتے ہوئے صحیح الفاظ لکھ دئے ہیں''۔

(کلمہ حق شمارہ ۱۲ ص ۴۱)

مزید لکھتا ہے:

''یہاں بھی حضرت ابوالحسنات نے اپنی **غلطی** کو تسلیم کیا...... (ایضاص ۴۱)

آگے لکھتا ہے:

''حضرت مولانا ابوالحسنات نے ''اوراق غم'' کی **غلط عبارت** سے **رجوع** کا اعلان کیا''

(ایضاص ۴۲)

آگے لکھتا ہے:

''اوراق غم کی **غلط عبارت** سے **رجوع کیا**'' (ایضاص ۴۲)

دیکھیں اپنے مولوی کی گستاخانہ عبارت کیلئے **''غلط''** کی تعبیر استعمال کی اور **''کفر سے توبہ تجدید ایمان و نکاح''** کے بجائے بار بار **''رجوع''** کا لفظ استعمال کیا۔ میثم کیا نبی کی گستاخی کرنا تیرے مذہب میں کوئی **''فرعی''** مسئلہ ہے جس سے رجوع کیا جائے؟۔ دوسری طرف

اسی عبارت میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ کی عبارت کیلئے جو پیرایہ استعمال کیا گیا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ ان کا تعصب اور منافقت بالکل عیاں ہوجائے:

"تھانوی صاحب نے پہلی **گستاخانہ عبارت** کو صحیح قرار دیتے ہوئے عبارت بدلی لیکن جس طرح دیگر دیوبندی اکابر نے اپنی **کفریہ عبارات** سے **توبہ** نہیں کی بالکل اسی طرح اپنے اکابر کی پیروی کرتے ہوئے تھانوی صاحب نے بھی اپنی اس **گستاخی** سے **توبہ** نہیں کی"۔ (ایضاص ۴۳)

دیکھا ان بے شرموں کی منافقت جیسے ہی حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ کا نام آیا تو تعبیر "**غلط**" "**غلط عبارت**" سے بدل کے "**گستاخی**"، "**گستاخانہ عبارت**" ہوگئی اور مطالبہ صرف "**رجوع**" سے ہٹ کر "**توبہ**" ہوگیا۔

میثم کا جھوٹ

آپ نے ماقبل میں میثم کی عبارات ملاحظہ فرمائیں کہ کسی بھی جگہ میثم نے یہ نہیں کہا کہ مولانا ابوالحسنات نے "**توبہ**" کرلی بلکہ یہ کہا "**رجوع**" کرلیا مگر حضرت تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جب توبہ کا مطالبہ کیا تو آگے ہی معصوم بننے کیلئے یہ جھوٹ بول دیا کہ:

"اپنی کتاب اوراق غم میں درج ہونے والی اغلاط سے **توبہ** کی"
(ایضاص ۴۳)

ماقبل میں توبہ کی جگہ بار بار رجوع کا کہتا ہے مگر حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ سے توبہ کے مطالبہ کو حق بجانب ثابت کرنے کیلئے جھٹ سے جھوٹ بول دیا کہ توبہ کی۔ میثم صاحبہ آپ ہی کی زبانی:

"اللہ تعالی نے جھوٹ بولنے والوں پر قرآن پاک میں لعنت فرمائی ہے جو ان ۲ جھوٹوں کی وجہ سے ان دیوبندی حضرات کو بھی موصول ہوگئی ہے"۔ (کلمہ باطل شمارہ ۱۲، ص: ۶۶)

تو اس سے پہلے کئی جھوٹوں سمیت اس ایک اور جھوٹ کی وجہ سے لعنت کا پورا ٹوکرا امید کرتا ہوں کہ مسلم کتابوی کی معرفت سے آپ کو موصول ہو گیا ہوگا۔

باقی یہ رونا کہ دیکھو ہمارے مولوی نے تو رجوع کرلیا مگر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے رجوع نہیں کیا۔ یہ واویلا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کسی کو رنگے ہاتھوں چوری کرتے ہوئے پکڑ لے اب وہ چور معصوم بن کر رونے لگ جائے اور الٹا کوتوال پر الزام لگا دے کہ تم بھی تو چور ہو دیکھو میں تو للٰہیت کا پیکر ہوں عاجزی کا مجسمہ ہوں اپنی چوری سے رجوع کرتا ہوں مگر تمہارے دل میں تکبر ہے تم چوری سے توبہ نہیں کروگے۔

تو میثم صاحب! الحمدللہ ہمارے اکابر نے نہ گستاخی کی ہے اور نہ وہ نبی کریم ﷺ کے بارے میں اس قدر دریدہ دہن تھے کہ امت کے مقتدا ہو کر گستاخیاں کریں۔ اس امت کا تو کوئی ادنی امتی نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا چہ جائیکہ علماء!!!

مگر الحمدللہ تم نے تسلیم کرلیا کہ تمہارے مسلک کے علماء بھی ایسے منہ پھٹ ہوتے ہیں کہ منہ بھر بھر کر اللہ کے پاک پیغمبروں کو گالیاں دیتے ہیں۔ قارئین آپ خود اندازہ لگالیں کہ جس مسلک کے علماء کے قلم ایسے گستاخیاں کرتے ہوں، تو عام بریلوی کی گستاخیوں کا کیا حال و ٹھکانہ ہوگا؟۔ نیز الحمدللہ ہمارے مسلک کے نہ تو کسی بڑے نے اور نہ چھوٹے نے آج تک نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی، مگر تم نے اپنے مسلک کے اکابر کے بارے میں تسلیم کر رہے ہو کہ ان سے انبیاء کی شان میں گستاخیاں سرزد ہوئی ہیں۔ اب بتاؤ اقراری گستاخوں والا مسلک گستاخانہ ہوگا؟ یا جن پر صرف الزامات ہیں وہ گستاخ ہوں گے؟ اس کو مثال سے سمجھئے ایک چور خود اپنی چوری کا اقرار کرتا ہے اعتراف جرم کرتا ہے اور دوسری طرف کسی پر صرف الزام ہو وہ اس الزام کی پرزور تردید کرتا ہے تو آپ جواب دیں پہلے والے کو مجرم کہا جائے گا یا دوسرے کو؟ یہی حال ان منافقوں کا ہے اعلانیہ گستاخیوں کا اقرار کرنے والے تو ان کے نزدیک پکے جنتی ہیں اور جن پر الزامات ہیں وہ ان کے نزدیک دنیا جہاں کے گستاخ ہیں معاذ اللہ۔ لعنت ہو ایسی منافقت پر۔

(جاری ہے......)

بریلوی شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی، اوران کی والدہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خطرناک فتوے کی زد میں

احمد رضا خان نے ایک کتاب لکھی ہے "ازالۃ العار" جسے حال ہی میں بہار شریعت فاونڈیشن کراچی نے شائع کیا ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ چونکہ غیر مقلد (اہلحدیث فرقہ) گستاخ وہابی ہے اس لئے کافر ہے اور جو ان کافروں کو اپنی بیٹی دے وہ ایسا ہے جیسے کتے تلے اپنی بیٹی بچھادی یہ لوگ کتوں سے بھی بدتر ہیں (ص ۴۴)

اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیں غلام رسول سعیدی کا مایہ ناز شاگرد اسمعیل نوری اپنے استاذ کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

والد صاحب اور بڑے بھائی مسلکاً اہلحدیث تھے

(حقائق شرح صحیح مسلم ودقائق تبیان القرآن۔ص ۳۸)

غلام رسول سعیدی صاحب کے شاگرد اور چاہنے والے ناراض ہونگے کہ ہمارے استاذ صاحب کو گالی دے دی مگر ہمارا ابھی سوال ہے کہ جن کے متعلق آپ کے رضا خان صاحب نے یہ غلیظ فتوی دیا آخر کو وہ عورتوں بھی تو کسی کی ماں، بہن، بیٹیاں ہیں...... ہمارا گمان یہ ہے کہ شان اسلم یعنی شان رضا قادری صاحب اسی غلام رسول سعیدی کے شاگرد ہیں امید کرتا ہوں کہ اپنے استاذ پر سے اس اعتراض کو دور کریں گے۔